بحرالرائق ومنحۃ الخالق علی البحر

بحرالرائق اور منحۃ الخالق علی البحر دو جداگانہ کتابیں ہیں۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تغلیطِ مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تصویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

بحرالرائق:۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحرالرائق (شرح کنز) علامہ فقیہہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن نجیم مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہہ، فہامۂ دوراں، عالم اجل اور فاضلِ اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنز الدقائق" اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ سنہ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور سنہ ۹۷۰ھ میں وفات پائی۔

منحۃ الخالق علی البحر:۔ منحۃ الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہہ زین العابدینؒ کے فرزند امین بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنز الدقائق"، معروف بہ بحرالرائق پر حواشی تحریر کیئے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحۃ الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحرالرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحرالرائق کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لیئے مفید اور قابلِ قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔

منجانب

حواشی البحر الرائق شرح کنز الدقائق و منحة الخالق علی البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص ٣ — قولہ وتسعمائة وقال تلمیذہ العلی ان وفاتہ — قال الحموی فی کتاب الوقف فی الفوائد الزینیة انہا لثمان خلون من رجب سنة تسعمائة وسبعین ١٢

قولہ وعشرین وتسعمائة — لعل فیہ تصحیفا فان عمرہ رحمہ اللہ تعالی علی ہذا لایکون الا ثلثا واربعین سنة ١٢

ص ٢٠ — قولہ فرواہ ابن ماجة والنسائی — اقول عندہما فمن زاد علی ہذا فقد اساء وتعدی وظلم ولیس عندہما او نقص نعم ہو عند الامام الطحاوی بسند اجود من سندہما کما ذکرتہ علی ہامش النسائی ١٢

ص ٢١ — قولہ والتمسح بخرقة — بالجر عطف علی الاسراف ١٢

قولہ موضع الاستنجاء وترک — بالرفع عطف علی الترک ١٢

ص ٢٢ — قولہ ان یبدا فی غسل الوجہ — اقول لیست ہذہ زیادات علی الصحیح بل ہو ذکرہا من السنن ١٢

منحة الخالق — قولہ فما فی المنتقی موافق لما فی السراج والمراد — الذی فی الشرح المعتمد ١٢

قولہ صوابہ لما فی الخانیة — اقول بل صوابہ ان شاء اللہ تعالی لما فی الشرح واراد بہ الزیلعی حیث نقل عنہ فی البحر التصریح بالکراہة فقال الہدا طلاقہا للتحریم فما فی المنتقی موافق لما فی الشرح ١٢

بحر الرائق — ص ٢٤ — قولہ لعدم الخروج — ای کائنة فی الفرج الخارج ١٢

قولہ داخل الحشو — عن الفرج الداخل غائبة فیہ ١٢

قولہ ولیس ذلک الا لکونہ — ومعلوم ان بالنزول الی ما اشتد یتحقق النزول الی الی قصبة الانف لنقض وفی البدائع —

منجانب

القصة وان لم تصل الى مالان ۱۲

قوله انه لم تصل الى ماليبس - يعنى ان النجاسة خارجة ۱۲

منحة الخالق — قوله من تنبهها بل المراد بالتجاوز السيلان ولو بالقوة - الذى فى الفوائد المصفة نقلا عن الشرنبلالية فيها ۱۲

قوله فيه ان الماء من فرزم الدم - اقول ليس كل ماء من فرزم الدم ولا احتيج الى التفصيل فما كان من علة حمل على انه فرزم الدم والا لا ۱۲

قوله فيصير صديدا - يسقط من انفها ما تتم به المرام وهو انه ثم ينضج فيصير مادة ۱۲

قوله فى فتح القدير صرح بالوجوب - اقول هذا عجيب بل هذا انما هو كلام انتقع انقله البحر من دون عزو ثم رأيت الفتح ذكره فى مقام به خبر ۱۲

قوله وكذا فى المجتبى - وقد مال اليه صاحب البحر آخرا فى باب الحيض ۱۲

بحر الرائق — قوله وفيه نظر بل الظاهر - هذا كلام الحلبية الى قوله ما ذلا خير ۱۲

قوله وهذا التعليل - هذا كلام الفتح ۱۲

منحة الخالق — [illegible] قوله فكلامه واما كلام القول - اى كلام الاتقانى ۱۲

قوله فى الاول دون الثانى اهـ - اى انتهى كلام اخى زاده ۱۲

بحر الرائق — [illegible] قوله كذا فى البداية - اقول ليس فى البداية قوله غير مضادة لشئ فلا يرد على ما ياتى عن الامام الزيلعى ۱۲

منحة الخالق — [illegible] قوله زاد بعضهم او فى الثلاثة - هو العلامة الحلبى شارح الدر المختار ۱۲

[illegible] قوله ان كان فى صلب فليتامل - الى هنا كلام الغنية ۱۲

بحر الرائق — قوله فعليه الغسل - اى عندهما فلا فائدة بى يوسف ۱۲

قوله انه منى فيلزمه الغسل - اى ولم يتذكر انه حتلام ۱۲

قوله فاذا لم يكن فذكره منتشرا - فانه ان كان منتشرا لم يجب عندهم ما اتفاقا ۱۲

قولہ وہذہ تقیید لخلاف المتقدم بین ابی یوسف وصاحبیہ - اقول ای الصورۃ الواحدۃ من صورۃ الخلاف اعنی ما اذا اشتک فی المنی والمذی اما اذا اشتک فی المنی والودی فلا دخل فیہ للانتشار قبل النوم ۱۲

۴ قولہ والبہیمۃ والغلام قطعی اقول والی للبہیمۃ من ختان ۱۲ — منحۃ الخالق

۴ قولہ صوابہ ویحتاجون - اقول ہو علی وزان حدیث کما تکونوا یولی علیکم وہی لغۃ غیر نادرۃ فتصویب الخلاف خلاف الصواب ۱۲

۲ قولہ فعبارۃ القدوری - زاد علی الزیلعی عبارات الکنز والمختار والمجمع والتتمۃ والتجنیس ۱۲ — بحر الرائق

قولہ ولا من حیث اللون - مثلہ فی البدائع ۱۲

۲ قولہ فالعبرۃ للاجزاء ان کان الماء والمطلق - افاد عدم جواز الوضوء بالماء المستقطر من مسائل التوربی ونحوہ ۱۲

قولہ ان مقتضی ما قالوہ ہنا من ان المخالط الجامد - اقول احتاج الی ہذین التنبیہین ترکہ صدر کلام الزیلعی وذلک لانہ قال الماء اذا بقی علی اصل خلقتہ ولم یزل عنہ اسم الماء جاز الوضوء بہ وان زال صار مقیدا لم یجز والتقیید باحد دین ۱۲

قولہ لان غلبۃ المخالط الجامد - اقول رحمہ اللہ السید کلام المجمع من غلبۃ الماء لانہ غلبۃ المخالط فا نقلب فیہ ذکر ۱۲ — منحۃ الخالق

قولہ والجائز الذی فی الینابیع - صوابہ الزاج ۱۲

۲ قولہ لا علی عدم التغیر کما قد یتوہم - بل ہو المراد لتصحیح انہ کلامہ فی الخیر الباقی فراجعہ ۱۲

قولہ لانا نقول الماء القلیل - تمامہ ولا تختلط فیہ ونہ الاجزاء ہو المقدور الکلام البدائع ۱۲

۵ قولہ ابن وہبان وقال لا تفتیر - تلمیذہ ابن الشحنۃ ۱۲

قولہ لحاجۃ صار مستعملا کلمہ - لعل صوابہ لغیر حاجۃ ۱۲ — منحۃ الخالق

۲ قولہ علی مسئلۃ الدرء ... ابی یوسف - ای لو کان الماء مستعمل ... الی ہذہ

الاستعمال الی بقیة ماء الیہ والحوض الصغیر لان الطاہر لا یسلب الطہوریة

فاجاب عن محمد ان کلہ یصیر مستعملا حکما کما بینہ فی النتیف ـ الانیقہ ۱۲

۴۷ قولہ او ملاقیا فکذا علی روایة الطہارة ـ اقول صرحوا ان ماء ورد علی نجس نجس کذلک فیکون للمعنی ان النجاسة تحصل للماء سواء کان ھو الوارد علی النجاسة او بالعکس ونحن نقول بمثلہ ہٰہنا کما ان الماء الوارد علی نجاسة حکمیة یصیر مستعملا کذلک النجاسة الحکمیة اعنی الحدث اذا ورد علی الماء یصیرہ مستعملا قر فی الملتقی لم یرد ماء الفسقیة علی حدث ولا الحدث علیہ بل ورد علیہ ما ورد علی حدث وہو غیر حدث وان تغیر بالورود علی حدث ۱۲

بحرالرائق قولہ الاستدلال علی حملا تلک الروایات علی القول النجاسة ۱۲

قولہ ان فی الوضوء لیشیع الاستعمال فی الجمیع ـ ای فی الحوض لغمس الاعضاء فیہ ۱۲

قولہ وتشخص الانفصال بالجملة فلا یعقل ـ ای ان المصبوب کان ممتازا متحیزا متشخصا عاین مرورہ علی البدن ثم انفصالہ عنہ بخلاف الوضوء فی الحوض مغمسا فان الملاقی البدن غیر مرئ مرورہ ولا انفصالہ ولا یقدر علی تعیینہ من بین اجزاء الماء اقول اولا لیس من شرط الاستعمال رؤیة مرورہ ولا معاینة انفصالہ ولا یضر تشخصہ بعدم قدرة علی تمیزہ ولیس الاستعمال منقولا بالتشکیک فیکون المرئی اقوی من غیرہ ولا للرؤیة اثر فی ازدیادہ وثانیا شرفانا لعلہ محصلا فی الغمس ان الماء ولاقی ثم انفصل وثالثا فرقہ بالتشخص فی الصب دون الغمس مبنی علی ما سنح فی بالہ ان الملاقی ہی الاجزاء الملاصقة ولیس کذلک بل والکل کما حققناہ ولو ممتاز متحیز متشخص معاین ورود الاعضاء علیہ وانفصالہا منہ وما الاعتراض من بعیدہ لفظة لیشیع فانہ اوہم

محادرة الماء المطلق

منجانب

للماء المستعمل بجعله مستعملا ولا شک ان ہذہ المبادرۃ داخلۃ فی المصبوب بغیا
فلذا قال الشیوع والاختلاط فی الصور یکن سواء ولیس الامر کذا فان لا
نقول بالشیوع والسریان بالجواز ولا لسبب الاستعمال فی الذہب الصحیح انما
سببہ شئ واحد وہو ملاقاۃ البدن محدث او متقرب وقد وجدت فی المغمس
لکل الماء ولم توجد اصلا بغیر المصبوب فی صورۃ الصب واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

ص ۴۸ قولہ تدیجمع ویجیح قلت الظاہر فی رسالۃ العلامۃ قال بل ینبغ ۱۲

ص ۴۹ قولہ شرح الانفیاح ۔ الاضافہ بیانیۃ ای فی شرح ہو الانفیاح لانہ رحمہ اللہ
صنف متنا سماہ التحریر ثم کتب علیہ شرحا سماہ الفیاح ۱۲

ص ۴۷ قولہ اختلف المتاخرون فیہ ۔ الملاحظۃ اختلف المشائخ فیہ ۱۲

ص قولہ وینبغی ان یکون الجواب ۔ فقیل نجس لان الکل کان ماء واحدا وقد تنجس
اعلاہ ولا عبرۃ بالعمق بل ہو تابع فتنجس جمیعا وقیل ہذا ظاہر لان حکم النجاسۃ
یقتصر علی القلیل وذاک العالی منہ اما السافل یمکنہ فلا یتنجس بوقوع نجاسۃ
فیہ ولا بمجاورتہ للعالی المتنجس ۱۲

قولہ ووقع الماء النجس فی الاسفل جملۃ ۔ اقول لا عبرۃ فی النجاسۃ بغلبۃ
الاجزاء بل الوصف فما لم یتغیر بالنجس لا ینجس وان کان المتنجس اکثر اجزاء

ص ۴۶ قولہ فان قیل العبرۃ لعموم اللفظ ۔ اقول لا نسلم ان الام فی الماء لا یحتمل
للاستغراق بل العہد وہو حاصل حملہ علٰی بئر بضاعۃ فلا عموم اصلا ولا حاجۃ
الی جمیع ما یاتی من الابحاث واللہ سبحانہ اعلم ۱۲

ص ۴۹ قولہ قال الرملی اقول وبا الاولی ۔ اقول لہ ما یدہ ما یاتی شرحا آخر ص ۱۲۲
عن الامام بن زیاد الحسن ۱۲

ص ۵۰ قولہ وفی حالین تحول الی للماء ۔ ای حال اقامۃ القربۃ وحال ازالۃ الحدیث ۱۲

ص ۹۵ نجاستہ حکمیۃ فاوجب تغیرہ اھ نجاستہ الحدث فی الثانی ونجاستہ الا
ثام فی الاول لان الحسنات یذہبن السیات ۱۲

ص ۹۶ قولہ اذا مسح راسہ ببلل اخذہ من لحیتہ لم یجز۔ اقول ینبغی ان وظیفۃ
اللحیۃ فی الوضوء المسح ۱۲

قولہ وان استعمل فی المغسولات۔ الباقیۃ علی العضو المغسول بعد الغسل ۱۲

ص ۱۰۰ قولہ ما ذکرہ فی فتح القدیر تبعا للنووی۔ اقول لم یعرج علیہ المحقق لضعفہ ومعا
رضتہ لفرع جمۃ منصوصۃ عن الائمۃ ان المحدث ان ادخل عضوا منہ فی الماء
القلیل یصیر کلہ مستعملا ۱۲

ص ۱۰۲ قولہ جلدہ بالدباغ والمرتفانے۔ ولیس بصحیح لانہ نجس العین ۱۲

ص ۱۰۷ قولہ وفرع علیہ فروعا۔ اقول بل اکثر ما فی الفتاوی من الفروع ماشیۃ علی
القول بالطہارۃ ثم انہ رحمہ اللہ تعالٰے قد افصح بان مسواہ نجاسۃ علیہ
بنجسہ بالنجاسات التی یادی الیہا کما بیناہ ذکرتہ فی فتاوینا ۱۲

قولہ عند محمد فیجوز ان یکون عن محمد روایتان اھ۔ ای ویجوز ان یکون
فرعہ علی مذہب شیخہ الامام رضی اللہ تعالٰے عنہما ۱۲

ص ۱۰۸ قولہ لکن قد اجاب فی المحیط۔ یعنی الرضوی وتمام عبارتہ فی الحلیۃ ص ۱۹۸ ۱۲

ص ۱۰۸ قولہ لکن المنقول فی فتاوی قاضیخان۔ استدراک علی قولہ الملقوا
بان الاطلاق انما ہو بحسب المروی عنہ فلم یخصوہ بامام دون امام
اما فی غیر ذلک فاختلفوا فمنہم مطلق کالتجنیس ومنہم مقید بالتعلیم کالخانیۃ
وعلی کل فلا ثمرۃ الا علی القول بالطہارۃ کما لا یخفی ۱۲

ص ۱۱۲ قولہ او حکما وان اخرج میتا۔ ای وحکم وقوعہ کالنجاسۃ للولوج ۱۲

قولہ ولا یخفی ما فیہ۔ اقول مبنی علی فرق الملقے والملاقی فلا نظر ۱۲

ص۱۶۴ قوله في التاترخانية معزيا الى بعض المشايخ - اقول صرح بهذا المعنى الامام صاحب الهداية في التجنيس كما في الفتح ص۱۰۳ و ص۱۰۹

ص۱۶۴ قوله انهم اصحاب بدن المتيمم - ثم الى هنا كلام صدر الشريعة والذي بعده الى اه بمعناه في الخلاصة ص۳ ۱۲

قوله لانه عاد جنبا برؤية الماء اه - افاد ان الجنب لا يجوز وضوءه فاحفظ ۱۲

قوله وبه يندفع النظر فتدبر - اقول كان يندفع لو كان العجز عن الماء لا يثبت الا ببطلان الوضوء ان توضأ وليس كذلك بل كونه مشغولا بحاجة اهم الصيانة للعجز كالمعد للعطش فانه لا شك ان لو توضأ اجاز ومع ذلك يؤمر بالتيمم ۱۲

ص۱۶۷ قوله ومن كان في خلية جاز - يعيدها ص۱۶۷ ۱۲

ص۱۶۸ قوله فيه نظر لانه ان استعمل باول الوضع - النظر ظاهر لكن الذي في البحر عين ما في البدائع ونقله عنها في الحلية مقرا ۱۲

ص۱۶۸ قوله اصابته الجنابة في المسجد - ليعيد المسألة آخر ص۲۰۶ واول ص۲۰۷ ۱۲

ص۱۶۸ قوله هكذا روي عن محمد نصا كما نقله - ذكره في البدائع عن ابن سماعة عن محمد ۱۲

قوله ان ما في القنية من قوله - بل مثله في الكافي ۱۲

ص۱۶۹ قوله والا فتيممه باق فلو اتمها ثم سأل فان اعطاه استأنف وان ابى تمت وكذا اذا ابى ثم اعطى وان غلب على ظنه عدم الاعطاء او شك لا يقطع صلاته فان قطع وسأل فان اعطاه توضأ والا فتيممه باق وان اتم ثم سأل - اقول ظن القدرة وظن العجز صح تيممه بخلاف ما كان في موضع نظن به الماء قريبا ظنا قويا فكان يجب الطلب فلم يطلب وتيمم وصلى ثم ظهر ان لا ماء هناك فانه يعيد كما ياتي عن السراج الوهاج ص۱۶۹ ولكن فرق بين

حکم الاعادة وحکم بقاء التیمم فلیتأمل ١٢

قولہ فان اعطاہ بطلت وان ابی تمت وان کان خارج الصلاۃ فان لم یسأل وتیمم وصلی جازت الصلاۃ علی ما فی الہدایۃ ولا تجوز ما فی المبسوط فان سأل بعدہا فان اعطاہ اعاد والا فلا سواء ظن الاعطاء او المنع او الشک ١٢

اقول ظن العجز ظہرت القدرۃ لم یصلح تیممہ بخلاف ما اذا نسی فی رحلہ او لم یعلم بماء قریب ثم ظہر بعد الصلاۃ ١٢ وبالجملۃ لم یعتبروا فی ہذہ المسائل ظنہ بل لما یظہر بعد من عجزہ وقدرتہ واعتبرہ فیما اذا ظن قرب الماء فلم یطلب وصلی وفیما اذا ابی او لم یسأل وصلی ظنہ لا ما یظہر بعدہ فلیتأمل ١٢ ولعل الفرق واللہ تعالٰی اعلم ان الماء ہہنا معلوم الوجود فالعبرۃ لما یظہر لا للظن لانہ علی ما ظن حیث یستطیع تحصیل العلم بان یسألہ فیعطی او یابی بخلاف تلک الفروع فلیس الماء معلوم الوجود فیہا فبنی الامر علی ظنہ ١٢

ص١٦٦ قولہ ان التیمم ینتقض — انتقاض التیمم عند رؤیۃ الماء بالحدث السابق وان کان حدث الطاری الخفاء ١٢

ص١٦٧ قولہ توقف بعض الفضلاء فی صورۃ ذلک ویمکن تصویرہ وہو الفاضل ح محشی الدر ١٢

قولہ وکذا التیمم فی کلہ — مرت ص١٤١ ١٢

ص١٦٨ قولہ امر بالــ لا اعادۃ — اقول ہذہ روایۃ عن ابی یوسف قال لانہ فی نجدہ والخلاصۃ لو مروی عنہ ابی یوسف ١٢

ص١٦٩ قولہ فلم یجدہ وجبت علیہ الاعادۃ عندہما — ہذا فی الصلاۃ وہل یعید التیمم ظاہرۃ عن المستصفی فی ہذا السطر اعادتہ لان الطلب کان شرطہ فلم یصح وظاہر ما مر ص١٦٢ عن الزیادات عکسہ انہ لا یعید لانہ ان کان عند غیرہ ما یظن الاعطاء فلم یبال وتیمم وصلی ثم سأل فابی فتیممہ باق بل ولا یعید الصلاۃ فلا بد من فرق ١٢

منجانب

قولہ فی تلک المسئلۃ بناء علی الاشتراط ۔ ای مسألۃ نسیان الماء فی الرحل بناء علی اشتراط الطلب فی الرحل عند ابی یوسف لان الرحل مظنۃ الماء فکان الماء عندہما لانہ لیس مظنۃ ماء الوضوء بل الشرب کما تقدم عن الفتح ۱۲ ۱۵۹

قولہ قبل الفراغ فسألہ ۔ ای تیمم ورای رباء فسألہ بعد حین فقال الفضۃ ۔ ولو سألت لا عطیت فیصلی بذلک التیمم ولیعید الاصح ۱۲ ۱۶۰

قولہ وان کانت العدۃ قبل الشروع ثم لہ اھ ۔ ای ظنا انہ لقارۃ عندہ فقال قد کان عندی لکن انفقتہ ولو سألتنی قبل ذلک لاعطیتک ۱۲

قولہ فی صحۃ الشروع فراغ بذا من صلاتہ ۱۲

قولہ علی خفیہ وفاقدا للطہورین فی المصر ۔ الی ہنا کلہ کلام الخلاصۃ مصرحا للاصل ۱۲ ۱۶۱

قولہ ولو یتوضأ ۔ لعدم حدث آخر ۱۲

قولہ وینزع الخفیہ ۔ بعود الجنابۃ لوجدان الماء ۱۲

قولہ فی الجنابۃ یتیمم والمرأۃ لو مرنا ۔ فخص المرأۃ بالذکر لیعلم حکم الرجل بالاولی ای الرأس فانہ اذا لم یمسح الشعر النازل الذی لا یصل الیہ غسلہ کغسل نفس الرأس فالمسح بنفسہ احد ۱۲

قولہ قال فی الفیض وہو عجیب ۔ الفتح لی بحمد اللہ من معناہ ما ینجیہ بہ وینہدم العجب فراجع ما علقتہ علی ہامش رد المحتار ص ۲۶۸ ۱۲

قولہ ومسح لان ہذا الحدث ۔ لان اعضاء الوضوء مغسولۃ وان کان یتیمم عن الجنابۃ بعد ۱۲ ۱۶۲

قولہ لجواز المسح ۔ لیس ہنا فی الصحیح ۱۲

قولہ عن الرجلین فہو ممنوع ۔ واعضاء الوضوء ولیس جبان التیمم لسائر البدن علی بالمستفید مما مر ۱۲

قولہ ما ذکرہ لیس بسدید ۔ اقول کیف ہذا وہو نص محمد فی الاصل کما فی الخلاصۃ فلیتامل ۱۲

منجانب

قوله قد يقال معنى قوله لان الجنابة - اقول هذا الكلام مع صحته في نفسه لا يمس المقصود بشیٔ بل الصواب مع البحر النهر كما كتبنا على هامش الغنية ص ١٠٩ ١٢

قوله اى قالت له قياسا على اباحة الدخول بعد الصلاة - الظاهر ان لفظة كما وقعت زائدة من قلم الناسخ ثم راجعت نسختي البحر المكتوبة فوجدتها خالية من لفظة كما كما ظننت ولله الحمد ١٢

قوله مالم يصرح بخلافه - اقول التصريح بخلافه يجري منكم فسياتي بعد اسطر من الخلاصة جواز ثم نظر ولم يولد للحائض اذا لم ترد به القراءة وهما لا يحملان دعاء لا ثناء اذا اعادت الفم اے زيد شللا ١٢

قوله بدون خروج الوقت مبطل وليس كذلك - اقول نعم لان وضوءه اذا كان على الانقطاع عذره كان كوضوء الاصحاء فينقضه السيلان من دون خروج الوقت وكلام الجامع الكبير في وضوء المعذور وهو ينقضه العذر بل خروج الوقت وقد قال العلامة المحشي نفسه في رد المحتار ص ٣١٣ اذا توضأ على الانقطاع ودام الى الخروج فلا حدث بل هو طهارة كاملة ولا يبطل بالخروج اھ فكما لا يبطل بالخروج وجب ان يبطل بالسيلان لان هذا هو حكم الطهارة الكاملة ١٢

قوله يوجب الزوال - اى زوال العذر ١٢

قوله الدم الثاني - الحادث بعد هذا الوقت الكامل في الوقت الثالث ١٢

قوله الثاني بالاول - ~~الحادث بعد هذا الوقت~~ الكائن في الوقت الاول قبله هذا الكامل ١٢

قوله على الضعيف ويحنث على الصحيح - اقول بل لا يحنث اصلا لانه صادق في انه لا دم فيه وان كانت نجاسته الطهارة اے البهول بافيه الا ترى الى قول الفتح وان لم يبق بعين ولا دم نعم تبادى في الخلاف اذا حلف

ان لیس غیر نجاسۃ دم سہو ۱۲

ص۴۷ قولہ ورسیتی ترجیح التغلیظ - اقول بل نص فی الہندیۃ عن الظہیریۃ ان الفتوی علی التغلیظ کما نقلنا نصہ علی ہامش رد المحتار ص۲۱۹ ج۱ فعلم ان بحث البحر وافق فتوی ائمۃ الفتیا ۱۲

ص۴۸ قولہ زوال الباھرۃ - الظاہرۃ عندہ زاد الفقیر للامام ابن الہمام ۱۲

قولہ اعلم ان النجاسۃ - من ہنا عبارۃ شرح العلامۃ الغزی ۱۲

قولہ علی قسمین مرئیۃ - الظاہر ان ہذا اللفظ وقع زائدا من قلم الناسخ ۱۲

قولہ المتمدہ المصنف - ای الامام ابن الہمام ۱۲

قولہ ان یعود الی المنحی المغفور - ای الامام ابن الہمام ۱۲

ص۵۰ قولہ ولا شیٔ عندنا نیابتہ - اقول الذی فی حفظی عن کتبنا انہ اذا دخل من المسجد الصیفی فی الشتوی او بالعکس یقدم الیمنی ووجہہ ظاہر واللہ تعالی اعلم علی قیاس لقال یقدم الیسری فی مجلس قضاء الحاجۃ الفیا ۱۲

ص۵۰ قولہ والدنیۃ فی اطول ایام السنۃ - ہذا سہو فی کلتا البلدتین الکریمتین اما المدینۃ الطیبۃ فلان الفیٔ لا ینتفی فیہا قط بل یکون فی اطول ایام السنۃ قدر سدس القدم للاشیا صغیرا جدا واما مکۃ المکرمۃ فلان انتفاء الفیٔ فیہا لیس فی اطول ایام السنۃ بل فی السنۃ مرتین الاولی اذا بلغت الشمس الدرجۃ الا دسۃ من الجوزاء ۲۸ مئی بل من ۲۷ مئی الی ۳۰ مئی ثم یبدو حینئذ یاد الا نیزال یزداد الی دخلہ ینبغی فی اطول الایام قدر ربع قدم ای ظل تمامہ الا انسان المعتدل قدر ثلث اصل ثم ہنا قص الی ان ینتفی عند بلوغہا الدرجۃ الثالثۃ والعشرین من سرطان ۱۶ جولائی بل من ۵ جولائی الی ۱۸ جولائی فالانتفاء فی السنۃ ثمانیۃ ایام ثم فیظہر شمالیا ۱۲

ص۴۳ قوله البرد على الدوام والصيف - اعتراض منه بشدة برد لعارض كنزول برد والصحے يكون فيه البرد شديدا عادة فى جميع الاوقات ولا يريد ان لا يزال يشتد البرد ويزداد دائما حتے لا يصدق الامن اول الشتاء الے اوسطه الذى ينتهى عنده الاشتداد ويبتدى بعده الانحطاط ومثله يقال فى الصيف ولا شك ان فى بلادنا يشتد الحر من نصف الحمل وان نزلت امطار فلا يتأخر اشتداده عن راس الثور ثم لا يزال شديدا الى آخر الاسد ثم يكون شديدا دائما الے آخر السنبلة بل وايام فى الميزان فالصيف عندنا ستة اشهر تقريبا ۱۲

ص۴۵ قوله ثم قال الحلبة تحقق الفصل - لعل صوابه قالا اى الصاحبان ۱۲

قوله ان يكون الاذان فى المنارة - اى اوفى فناء المسجد كما فى الفتح وغيره وهو التعويل فى اذان الخطبة - اذ لو كان على المنارة لم يكن بين يدى الخطيب لكن لم يحتج الشيخ الى ضابطه هنا لان الكلام فى المغرب ۱۲

قوله انه يستحب التحول للاقامة اے غير وضعه - اقول بل هو السنة وقد تقدم له آنفا ان السنة ان يكون الاذان فى المنارة والاقامة فى المسجد ومثله فى المتبين وغيره وقد قال فى الفتح ان الاقامة فى المسجد لا بد اھ فتثبت ولا تزل ۱۲

ص۴۶ قوله اى لغير المالكى فرضه اصابة - من هنا الے قوله فى معرفة المعنى الے الاول كلام الحلبة واشارة رحمه الله تعالے بها يأتى الكلام من دون عزو اليه ۱۲

قوله اى ينبغى ان لا يصلى وجوبا اى ان ينبغى للوجوب اما التاويل الآخر فيحمله بحثا وهو منصوص عليه ۱۲

ص۴۷ قوله لم تصح صلاته اقول هنا فيه ما قدمه آنفا فى تقرير قول الجرجانى ۱۲

قوله لكن فيه عمل المحراب - قلت وهذا امير المؤمنين عمر رضى الله تعالے عنه قيل له

التقالہ بالصق خدہ بالارض کما فی المدارک تحت قولہ تعالی و اذا قیل لہ اتق اللّٰہ اخذتہ العزۃ بالاثم الآیۃ ۱۲

ص۳ قولہ و ہو دلیل ثواترکونہا قرآنا ۔ الصحیح حذف لفظ تواتر من ہہنا کیلا ینافض ما یاتی کما قررہ المحشی ۱۲

قولہ و تواتر کونہا قرآنا ۔ الصواب و بعدم تواترہ الخ ۱۲

ص۳ قولہ و اقول لم لا یجوز ان یکون المراد الاستحباب ۔ ہذا ایضا الی آخرہ من کلام الحواشی بدلیل ما فی رد المحتار من قولہ بعد تمام العبارۃ ۱۲

ص۳ قولہ لا محمل لہذہ الجملۃ ۔ اقول بل ہی فی محلہا و ہکذا ابن عن الشہید فی مسئلۃ النوازل فی الہندیۃ عن الخلاصۃ فی اول فصول باب الامامۃ ۱۲

ص۳ قولہ من عدم التکفیر بالذنب الذی ہو مذہب اہل السنۃ و الجماعۃ تامل ۔ لا عدم التکفیر بالمکفرات کیف و قد صح عن ابی یوسف انہ قال اجتمع رأی و رأی ابی حنیفۃ بعد ما ناظر فی القائل بخلق القرآن ستۃ اشہر انہ کافر ۱۲

ص۵ قولہ ان استوی الجانبان قام عن الیمین و ان ترجح الیمین قام عن الیسار ۱۲

ص۳ قولہ او قاعدا بخلاف ما اذا کان الامام ۔ اطلقہ فشمل ما اذا کان الامام یومی قاعدا و المقتدی قائما لانہما سیان فی الایماء و الاختلاف بالقیام و القعود لا یغیر کما فی غیر مومیین بل اولی لان المومی لا یجب علیہ القیام و ان قدر ۱۲

ص۳ قولہ کذا فی البزازیۃ ۔ ای ہذہ عبارۃ النہر ۱۲

ص۲ قولہ ما یفسدہا و قد منا ان الحدث مانعۃ شرعیۃ ۔ اول باب شروط الصلاۃ ۱۲

قولہ

متجانب

٥٤ قوله تعوذ لغيره بالقرآن للحمى ونحوها تفسد ١٢

٤٢ قوله ولو لبى الحاج تفسد صلاته – اقول لها قائله فانه ذكر ودعاء وليس فى شئ خطاب من الناس وجوابهم ولا يشبه كلامهم لانه ماثور فكيف يفسد وقد تقدم ص٢٦ عن المحيط ان لو قرء يايها الذين آمنوا فقال لبيك يا سيدى الا حسن ان لا يفعل فقد افاد عدم الفساد وتقدم بالماثور آخر ص٢٣ شرحا فان لم تكن كلمة لا ساقطة فاخاف انه يكون من ضعاف الزاهدى فليحرر والله تعالى اعلم ١٢

٥٤ قوله والظاهر معناه – لعل معناه والله تعالى اعلم ان محتاجا طلب قراءة الفاتحة لقضاء حاجة فقرأ الامام فتبع المسبوق ١٢

٤ قوله وتعقبه العلامة الحلبى – انظر ما كتبناه على ىش ١٢

قوله كما سياتى فى محل الكراهة – بعد اسطر وفى اول ص٤٢ ١٢

قوله على ما اذا لم تدع اليه حاجة فليتامل – والمراد بالكراهة تحريمية ١٢

٤ قوله وصححه فى المحيط – اقول ان المراد المحيط البرهانى والا ففى المحيط الرضوى انما صحح ما صححه الامام شمس الائمة الحلوانى مما نصا على انه ظاهر الرواية انه يكره فى اوسط الصلاة ولا باس به اذا قعد قدر التشهد كما فى الحلية ص٣٦٦ وهو الاوفق الا تصق بقواعد المذهب فعليه فليكن التعويل ١٢

قوله مسح التراب عن الجبهة بعد الصلاة مستحب ١٢

٤ قوله اسلفناه قريبا والحق – فى صدر البحث ان الدليل ان لم يكن نهيا كانت الكراهة تنزيهيته ١٢

٤ قوله كذا فى الشرنبلالية تامل – وجهه ظاهر فان من كشف الساعد فقد صدق عليه تشمير الكم عن الساعد وهذا واضح جدا ١٢

٤ قوله لبس بما نبع من دخول – من هنا الى قوله لا يكره اتفاقا كله ماخوذ من الحلية ١٢

قولہ کذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذہ من الحلیۃ ولم یقدم ما قدم ہو لنفی
کون التشبہ العلۃ وسواءنہ یلزم حرام ولا یکرہ امرا لم تکن امامہ ولا فوق رأسہ
لان التشبہ بعبادتہا لا یظہر الا اذا کان علی احد الوجہ اھ فلم یستقم
لہ قولہ وقد عرفت ما فیہ ۱۲

قولہ ما فیہ والمراد - ما حذف من الحلیۃ ۱۲

قولہ لا تشبیہ للناظر - کذا فی الفتح ۱۲

ص ۲۷ قولہ فان اللہ احق من ان یتزین لہ - صوابہ اسقاط من او اسقاط ان وفتح
میم من ۱۲ ثم رأیت فی الحلیۃ احق من تزین لہ وہو الصحیح ۱۲

ص ۲۷ قولہ ما بنی الا لاجل صلاۃ واعتکاف وذکر شرعی - اقول یرید ان کل احد
مجاز لہ ما ذون من جہۃ الشرع فی اتیان تلک العبادات فی المساجد من
دون منع ولا حجر ولا یخلو شیء منہا عن نوع تحفظ علیہ الیہ فی الغرض المقصد
الاصلی ہو الصلاۃ حتی جاز للمصلی ازعاج القاعد من موضعہ للصلاۃ عند
ضیق المسجد وان کان مشتغلا بذکر او درس التلاوۃ او اعتکاف کما سیأتی
لہ قدس سرہ آخر الوقف ص۲۷ فلا منافاۃ بین ما ہنا وما یاتی ثمہ بل ہنا اصفیٰ ص۳۸
من ان المسجد لم یبن للتذکر والتدریس وان جاز فیہ فافہم ۱۲

ص ۲۷ قولہ او فوقہ فی ذلک البیت مسجد - ای او لا یکرہ ما ذکر فوق بیت فی ذلک البیت مسجد ۱۲

ص ۲۷ قولہ وہو منہ ہنا وعلیہ الجمہور - ہذا من کلام الحلبی دون الفتح ۱۲

ص ۲۷ قولہ خمسۃ اشیاء الاول - اقول بل ستۃ وقد ظہرت لی بحمد اللہ اول ما نظرت
الکلام المذکور خمسۃ ہذہ والسادس ان لا یوتر اصلا فانہ بترک الوتر لا
یکون فاسقا الغیا فضلا عما یوجب عدم صحۃ الاقتداء بہ فان الوتر و
ان کان واجبا عندنا لکنہ مجتہد فیہ ولا تفسیق بالاجتہادیات وہذا ظاہر ۱۲ ثم ظہر لی

اثنان ۵ آخران وہما صلاتہ الوتر بتسلیمتین واقتصارہ علی رکعۃ کما ذکرت فی الصفحۃ الماضیۃ فخرجت ثمانیۃ وبقیت ستۃ لکن یزاد الوضوء من القلتین لنیۃ وذالانحراف المفسد بالتحری مع وجود المحراب القدیم فترجع ثمانیۃ وتخرج ستۃ وہا زیادات آخر ۱۲ ای انحرافا جاوز المشارق الی المغارب ۱۲

قولہ فی البزازیۃ تنزیلا لہم منزلۃ اہل الکتاب اھ۔ لیس ہذا فی نسختنا البزازیۃ انما نصہا المناکحۃ بین اہل السنۃ والاعتزال لاتصح وقال الامام الفضل رحمہ اللہ وکذا لک فی قال ان مومن ان شاء اللہ وقال الامام السفکردری لا ینبغی للحنفی ان یزوج بنتہ من شافعی المذہب لکن یتزوج بنتہم وسمعت عن بعض ائمۃ خوارزم انہ یتزوج من المعتزلی ولا یزوج منہم کما یتزوج من الکتابی ولا یزوج منہم ولعلہ اخذ بہ التفصیل عن کلام ابی حفص السفکردری اھ ۱۲

~~قولہ لاتصح اللاقتداء بہ ای انحرافا جاوز المشارق الی المغارب اخذ ہذا التفصیل عن کلام حفص السفکردری اھ ۱۲~~

۵م قولہ وان الاحوط احتیاط فی المبطل فاذا فعل فہو جائز۔ ای الاحتیاط المطلوب من الشافعی لجواز الصلاۃ خلفہ انما ہو فی المبطل خاصۃ بان لایاتی ماہو مبطل عندنا ۱۲

۵م قولہ کما فہمہ بعض الناس - ہو العلامۃ صاحب النہر حیث قال بعد ذکر قول الہندوانی وعلی ہذا فیصح وان لم یحتط اھ واغتر بہ العلامۃ المحشی فی ردالمحتار حیث جعل قول الرازی مبنیا علی قول الفقیہ ولیس کذلک بل ہو قول تفرد بہ الامام الرازی ولذا لم ینسبوہ قط الا الیہ ولم یصححہ احد بل صرح فی شرح الوہبانیۃ انہ غیر صحیح وفی ط انہ ضعیف بخلاف قول الفقیہ فنسبوہ لہ ولجماعۃ وصححہ فی النہایۃ وتبعہ ابن مالک فی شرح المجمع وقال فی الکفایۃ انہ الاصح وکذلک

مجانب

اختاره بحر العلوم فی الارکان ثم بوی لان الاربعة کلهم نصوا باعتبار رای المأموم فلو کان معنی قول الفقیه ان العبرة برای الامام فقط لما قضوا النفس وقد صرح السندی ثم الحلبی ثم الطحطاوی بما نصه اعلم ان بعضهم فهم من عبارة الهندوانی ان مذهبه اعتبار رای الامام فقط والصحیح ان مذهبه اعتبار رایهما معا اه فتنبت ۱۲

قوله لا یجوز) اقول المحشی فی الکفایة فی قوله انها سنة الفجر وانما المؤکدة للسنة

قوله قدر بعدم جواز - المقصود به الاعتراض علی البحر بان المسألة لا تدل علی الوجوب قلت نعم لا بد من الدلالة علی ان فی المذهب قولا بالوجوب فان الفیاحبین لم یقولا بذلک فی الوتر الا ان اعادة لقول الوجوب فافهم ۱۲

ص۹۷ قوله قال العارف فی شرحه علی ہدیة ابن العماد - النابلسی قدس سره القدسی ۱۲

قوله والدی رحمه الله تعالی - سیدی اسمٰعیل بن عبد الغنی محشی الدرر ۱۲

ص۹۹ قوله لان یتیم لا تصح - بالاضافة للفاعل ۱۲

قوله فیه حمل فتح المعطی وسلم الیه - لعل صوابه للمعطی ۱۲

ص۱۰۲ قوله ولا یسجد علیه - لا معطوفة علی لا ای وان لم یکن عامدا فلا تفسد مطلقا ولا یسجد علیه الفیا لسہوہ ہذا ان وقع سلامه قبل امامه او معه معیة حقیقة ۱۲

ص۱۱۳ قوله فانه یعید احتیاطا - اقول اطلق فشمل ما اذا لم یتکلم بعده ولا نیقال یبنی لوجود التعلیم من خارج فافهم وحرر والله تعالی اعلم ۱۲

ص۱۵۰ قوله وهو فی القری لیس له ان یحج بالناس - اقول ما ذا الفعل المسئلة تمصر منی فی الموسم ۱۲ اللهم الا علی جعل منی من فناء مکة المکرمة وتحقیقه ۱۲

ص۱۵۰ قوله وہذا غیر سدید -

منحانب

احد المصالح المصر ولا شك ان منى معدة للقربين وهو من مصالح مكة قبلها
قال تعالى ثم محلها الى البيت العتيق وعلى هذا الاحتياج الى حضور
الامة الرجل اقامة الجمعة لا لتمصرها ١٢

قوله بينهما اربع فراسخ - لعله رحمه الله تعالى قال قبل حجه فليس بينهما الا فرسخ ١٢

ص ١٤٦ قوله وهو خلاف المنصوص عليه - اقول علله في الهداية بتعليلين الاول ماذكر
والثاني ما عولتم عليه حيث قال بعده والعذر في تدقيقه به غيره اهـ ولا
نظر في تعليل المسألة على كل من القولين على ان قول التوحد ايضا قول
قوي في المذهب كما نظير مما ملتقف على رد المحتار فالاعتراض بمثل هذا على مثل
هذا الامام من مثل هذا الفاضل العلام مما يفضي الى العجب وقد تبع فيه الفتح و
لكن الفتح انما اقتصر على بحران هذا الوجه مبني على قول التوحد قال وعلى الرواية
المختارة عند السرخسي وغيره من جواز تعدده فوجه انما ربما يتطرق
ولم يذكر ما ذكر هذا البحر فهو ليس

ص ١٤٧ قوله كذا في السراج الوهاج - وكذا نقله في الرحمانية عن المصفى عن العيون ١٢

قوله اعلى جزالان - اقول هذا عجيب فيكون المنع ان النهي عن الامر بالمعروف
من اتيان السنة بل جزاان محذوف فلم مقامه من الامر اي ان هذا المنع كائن
من الامر بمعروف فكيف بما دونه ١٢

ص ١٤٧ قوله في الخلاصة وانما عبارة ما يحرم في الصلاة - اقول عن الخلاصة وغيرها فلا
مخالفة في كون بعض المعز وفيها وبعضه في غيرها على ان قول الخلاصة او كلاما
آخر ليشمل التسبيح ١٢

قوله واذا انزل قبل ان يكبر واذا جلس عند الثاني - اي ابن ثم ما في البدائع
ملتقطا بالمعنى ومابعده ليس فيها ١٢

قوله وذكر الشارح ان الاجوبة الالتفات اھ - اقول رحمك الله انما قال ہذا فی مسألۃ النائی عن الخطیب حال الخطبۃ ۱۲

قوله كما صرح به فی الخلاصۃ وغیرہا - ولو شمل حال الخطبۃ فکراہۃ الکلام عندہا لا یختص بقول الامام ۱۲

قوله والنظر فی کتب الفقه - آخر فصل القراءۃ ص ۱۳۳/۱ ۱۲

قوله وعن ابی یوسف - ہذا ما قال الزیلعی ۱۲

قوله بمقتضی الحدیث - یسجی الله بل علی قول الکل کما قال آنفا علیهم ای قراءۃ الحدیث فانہا قبل الخطبۃ ۱۲

ص ۷۱۴ قوله ولان ذکر الله تعالی اذا قصد به - اقول ہذا الذی ذکر الامام ابن الہمام من قوله اذ لا یمنع الخ لم ینقله من قبل نفسہ بل ہو نص امام المذہب رضی الله تعالی عنه کما فی البدائع وغیرہا کما فی رد المحتار ولو استحضر العلامۃ صاحب البحر ہذا لم یقدم علی ما اقدم ۱۲

ص ۷۱۵ قوله ان یاکل - لعل صوابه لا یاکل ۱۲

قوله وہو یعطی نفی الندبیۃ - ای استحباب ترکہ ۱۲

ص ۷۱۶ قوله وہو یقتضی ترجیح قولهما - اقول التردد بالتعارض والتکافؤ انما یجری فی دلیلین وقولین کما حققه المحقق نقلا عن شیخ الاسلام فی مسألۃ سؤر الحمار وفی مسألۃ قسمۃ الغنائم قبل الاحراز فلا مساس لہذا بما ہنا ۱۲

قوله ان العبرۃ لقوۃ الدلیل - اقول ہذا الذی یدعی المحقق ان الاقوی من حیث الدلیل قوله لا قولهما ۱۲

قوله وبه اندفع ما ذکرہ فی فتح القدیر - قد علمت ان لا اندفاع ۱۲

قوله الا ان یرید … ابالواجب المذکور - استثناء من قوله ہو یقتضی ترجیح قولهما ۱۲

قولہ الفرض ویلتزم - اقول ہذا خلاف قضیۃ کلامہم وراجع الطریقۃ المحمدیۃ من بحث البدعۃ فان لہ ہہنا کلاما فیہا ۱۲

ص [illegible] قولہ او زوجۃ او امۃ بغیر ثوب - اقول ای ان لم تجد ماء والا فالزوجۃ تغسلہ اذا کانت فی عدتہ من رجعی علی تفاصیل فی الخانیۃ وسیذکرہ عنہ بسطرین ۱۲

ص [illegible] قولہ ان صحناہ واللہ اعلم انہ دعا لہم - ذکر الامام النووی الاجماع علیہ فی شرح المہذب نقلہ فی مرقاۃ الصعود ۱۲

قولہ یتوقف علی اثبات ذلک - اقول ہو ظاہر غنی عن الاثبات فان الولی الاحق ہو النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مطلقا فلم یکن لاحد ولایۃ الصلاۃ الا باذنہ وقد حققناہ فی فتاوانا والولایۃ بالقرابۃ انما ہو بالارث ولا یورث النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فلا ولایۃ الا لابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فافہم ۱۲ شلبی

ص [illegible] قولہ فیہ نظر لجواز کونہ - اقول فیہ نظر فان التحقیق ان حضور المسجد واجب وترکہ من دون عذر یکرہ کراہۃ تحریم فمعنی لا صلاۃ لجار المسجد نفی الکمال لوجود النقص والخلل وذلک بکراہۃ التحریم وہو المراد ہہنا ولم یعہد من الشرع نفی اصل الفعل لمجرد ترک اولی فہذا الذی ابداہ جوازا ہو المراد جزما وبہ یتم ترجیح کراہۃ التحریم ۱۲ شلبی

ص [illegible] قولہ لحضور الجماعۃ فی المساجد - اقول الفتوی علی کراہۃ مطلقا ولو عجوزا ولو لیلا فکذا زیادۃ القبور بل اولی ۱۲

ص [illegible] قولہ فافطر فانہا تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر فسافر فانہا لا تسقط ولو سافر بالاکراہ ۱۲

ص [illegible] قولہ فی الاستئناف فانہ اذا فسد مع عدم القصد - اقول قدم الشارح العلامۃ فی صدر ہذہ الصفحۃ عن الامام الصدر الشہید عدم الفطر بہ وہو الموافق لما اختار الولوالجی فی الاذن فاذن لا ورود علیہ ۱۲

منجانب

قوله وكم من شيء يكره في الصلاة المكتوبة دون النافلة لسعة الامر في النوافل ١٢

قوله قلت ويمكن حمل ما مر من جانب الفتاوى - اقول بل هو المراد المتعين والدليل عليه قول السراجية رجل قال لله علي ان اصوم ابدا فضعف عن صومه لاشتغاله بالمعيشة كان ان يفطر فيطعم لكل يوم نصف صاع من الحنطة اھ من باب ما يكون عذرا في الافطار ١٢

قوله وان كان المخبر واحدا عليه الكفارة - اقول فكذا بالاولى اذا اخبره واحد بالغروب فافطر بناء على اخباره من دون التحري ١٢

قوله نقلا عن قاضيخان ان الوضوء فيه - وقدم الرملي ثمه ان الظاهر ترجيح ما في الخانية ١٢

قوله من جانب الغربي بنيه - صوابه الشمالي ١٢

قوله من الائمة المجتهدين اھ - اقول هذا ظاهر متعين ولن يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا ولله الحمد ١٢

قوله ولو بعث القارن بثمن هديين - اي من ربه عز وجل وهذا كما تقول قال الله تعالى واجعلني على خزائن الارض اني حفيظ عليم اي قال تعالى حاكيا عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

قوله الاشتمال وكذا لو ادخل منكبيه اقول لعل صوابه في المواضع الثلثة الاستمساك فان الاشتمال حاصل فيها وبدلك عليه كلام الفتح المأخوذ منه ما هنا حيث علل بعدم الاستمساك بنفسه راجعه ص٢٢٩ ١٢ ثم الله تعالى الهم جواب عنه ذكرته على هامش ش ص٢٢٧ ١٢

قوله ثم قال شمس الائمة رحمه الله - لا بد من قال آخر اي قال قاضي خان قال شمس الائمة اي السرخسي كما في الخانية ولا بد من ذكره لذكر الحلواني ايضا ١٢

ص ۲۹۹ قوله فی نسخة الخانیة کما ذکره المؤلف - اقول الذی فی نسخ الخانیة الثلث التی عندی علی الصواب ولفظها عمة الصمة لاب وام اولاب کذلک واما عمة الصمة لام لاتحرم اھ ۱۲

ص ۳۰۰ قوله فقال لایکون رضا - لفظ الخانیة قال بعضهم سکوتها لایکون رضا وقال بعضهم فی قول ابی حنیفة یکون رضا الخ ثم ذکر التعلیل علی قوله والفرق بین الاب والجد وغیرهما والتعلیل دلیل الترجیح وعبارته قدم الاول وتقدیمه دلیل التقدیم وبقیة الکلام فی فتاوٰنا ۱۲ اقول الجواب بمس السؤال فانکم اذا شرطتم لصحة الاستئذان ذکر المھر ولم یذکر لم یصح الاستئذان فلم یکن السکوت اذنا فاین الرضا وای مارضیت به واذا جعلتموه رضا بالنکاح بلاتسمیة فقد صححتم الاستئذان بلاذکر مھر فھو رجوع عن القول لاتوجیه له وباللّٰه التوفیق ۱۲

ص ۳۰۰ قوله بعضهم بانه غیر وارد - هو العلامة ط فی حواشی الدر ۱۲

ص ۳۰۱ قوله ای التی ذکرها اصحاب الفتاوی - قضیة نقل البحر ان الاشارة الی هذه والی مسألة تزویج المعروف بسوء الاختیار من غیر کفؤ او بغبن فاحش جمیعا فانه نقل عبارة البحر فذکر الی قوله مما لاینبغی وعقبه بنقل قوله وقد وقع فی اکثر الفتاوی فی هذه المسألة ان النکاح باطل اھ فلیحرر ۱۲ ومن تامل سیاق کلام البحر وسیاقه القدح فی ذھنه ان الوجه مع المحشی وان الاشارة لیست الا الی القریبة فافھم ۱۲

ص ۳۰۱ قوله ان الشرط الاول عنده - یفید ان المراد الاول بالتقدم ذکرا عند الاشتراط کما افاده بقوله وکذا ان قدم شرط الالفین قدمنا یؤیده ما نقل العلامة الشلبی فی حاشیة التبیین عن العلامة الاتقانی مانصه ولابی حنیفة ان الشرط الاول قد صح لعدم الجھالة فیه فتعلق العقد به ثم لم یصح الشرط الثانی لان الجھالة نشأت

منه ولم یفسد النکاح لان الشرط الفاسد لا یؤثر فی النکاح فلما خالف الشرط الاول
وجب لها مهر المثل لان فی الملک الشرط نفعا اھ وحط کلام العلامة الشامی ان
المعتبر شرط الاقل فان وجد لزم الاقل والا فمهر المثل فلیتامل ۱۲

قوله فی بعض النسخ - یؤید فلو اکثر النسخ علیه ما یاتی فی الکتاب اشارة الی
بعض ما هنا فی الصحیفة الآتیة ۱۲

۴۳ قوله وفیه مسامحة لفساد الخلوة - اقول بل لا یصح علی الاستحسان فان الخلوة
الفاسدة ایضا توجب العدة فی النکاح الصحیح علی ما هو الاستحسان بخلاف النکاح
الفاسد فلا عدة فیه الا بعد الوطء ۱۲

قوله فظاهره انهما لا یحدان وان النسب - اقول استظهار علی خلاف المنقول
ومبناه ان الفاسد فی کلام المحیط مقابل الباطل ولا دلیل علیه بل العادة
علی انه لا فرق بینهما فی النکاح وقال فی الدر فی محیط السرخسی نکح کافر مسلمة فولدت
لیرث منه لا یثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نکاح باطل اھ فهذا هو الحق ۱۲

بمنحة الخالق ۴۴ قوله ان ضربتک فامرک - لفظه اگر ترا بزنم پای خود کشاده کن ۱۲

قوله وهو الملک ومهر مثلها - بناء علی ان النکاح الفاسد لا ملک فیه ۱۲

قوله وزاد علی ما هنا ونصه فصل امرها - اقول کل ما ذکرنا عن البزازیة مذکور بنصه
ثم فی جامع الفصولین ص۲۹۳ ۱۲

۴۵ قوله قال الرملی الذی یظهر ببادی الرأی - بنیا فی فنا وهنا ان الوجه مع البحر وان
لا مساس بالمقام لما ذکر الرملی ولا الشامی فراجعه فانه بحمد الله نفیس ۱۲
ولکن الحاق الولی بحث من ابن وهبان وقد نظر فیه ابن الشحنة واقره الشر
نبلالی فی شرحها ۱۲

قوله والا کان یرد علیه ایضا - این الورود وبعده فصل ما یاتی من قوله ولو

اسلم زوج الکتابیۃ الخ استثناء من ہذا ۱۲

قولہ ولطرفیہ بعض الفضلاء رحمہم اللہ - ہو ابو السید ابی السعود محشی الکنز سیدی علی ۱۲

بحر الرائق

ص قولہ لما علمت من ضیاع القید من حینئذ - اقول وہو ل من قدم ہنا فی الاصول ان لاحجۃ فی المفہوم وماذا تقولون فی قولہ تعالٰی وربائبکم اللاتی فی حجورکم وقولہ تعالٰی فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا الٰی غیر ذلک ۱۲

منحۃ الخالق

ص قولہ فالتردید غیر ظاہر - اقول للعم الرضاعی ثلث صور الاخ الرضاعی للاب النسبی وہذا ما فیہ والاخ النسبی للاب الرضاعی والاخ الرضاعی للاب الرضاعی ففی الثانیۃ مثلا اذا کان الاخ اخا الاب الرضاعی لابیہ وامہ او لامہ فامہ النسبی جدتہ رضاعا لانہا الفیا ام ابیہ الرضاعی واذا کان اخاہ لابیہ فامہ النسبی موطوءۃ جدہ الرضاعی فالتردید ظاہر ۱۲

ص قولہ لیس قیدا فلا یفید ما ذکرنا الاولی التنبیہ - اقول لیس قید التزاج السید ولا یلزم منہ ان لا یکون قید الاخراج الحرام فالمراد بالزوج الحلال فیدخل السید ویخرج الزانی ۱۲

ص قولہ من قول صاحب المبسوط - قلت لکن مراد صاحب المبسوط بقولہ کالجد والخ ای مع الشبات الخ شامی صـ ۲۷۶ ۱۲

بحر الرائق

ص قولہ وان علقہ بالمجیٔ الیہا فوصل الی ابیہا - راجع الخانیۃ والہندیۃ ففیہما تقیید لا بد منہ لہذہ المسألۃ ۱۲

ص قولہ لا تقع کان واقعا - لیست ہذہ اللفظۃ فی نسخۃ الخانیۃ التی عندی وانما فیہا فی تلک الحالۃ کان واقعا ۱۲

ص قولہ کما فی الخانیۃ - لو قیل للرجل اطلقت امرأتک فقال عدلہا مطلقۃ او احسبہا مطلقۃ لا تطلق امرأتہ اھ خانیۃ قال لہا احسبی انک طالق لا تقع

وان نوی اھ خانیۃ ملخصا ۱۲

منحۃ الخالق

ص۲۶۳ قولہ ولا الاعم منہ لیکون کنایۃ لیس بمجاز فیہ ۔ لعل صواب العبارۃ بلا لفظ وصحیح ا
ولا الاعم منہ لیکون کنایۃ ولیس بمجاز فیہ ۱۲ اقول ربقیت رابعۃ وھو ان یکون مقتضی
للطلاق کما عندی واستبرکی رحمک اما مطلقا کما فی البحر او فی المدخولۃ خاصۃ علی
رای المحقق بل وخاصۃ وھی الاضمار کما فی انت واحدۃ فہذہ خمس وللطلاق
فیما وراء ذلک فلیحفظ ۱۲

ص۳۲۳ قولہ فتدبر (قولہ فلا یتجاوز الواحدہ) اقول تدبرنا فوجدنا کلام البحر لا غبار علیہ
فان الاقتضاء والاضمار بینہما عموم من وجہ ینفرد الاول فی نحو قولہ تعالی حرمت
علیکم امھاتکم والثانی فی مثل قولہ تعالی وان احد من المشرکین استجا
ویجتمعان فی مثل قولہ عزوجل واسئل القریۃ ان لم یجعل من المجاز و
ذلک لان المضمر اذا کان مما یحتاج الیہ تصحیح الکلام فہو مضمر ومقتضی وما نحن
فیہ کذلک فلا عایۃ فی اطلاق الاقتضاء علی ہذا الاضمار ومن ثم ترک اسلے
ہذا ما یاتی للبحر بعد عدۃ واسطر من قول الاطلاق فی ہذہ الالفاظ الثلثۃ یقتضی
نحو قولہ وزا دکان مضمرا الخ فانظر کیف جعلہ مقتضی ومضمرا اما المقابلۃ فی کلام
التلویح فلیس مطمح النظر فیہا تقابلہما فان کلا تقریرین صحیح علی کلتا صورتی
الاضمار والاقتضاء وانما النظر فیہ الی جعلہ مجازا فی حق غیر المدخولۃ علی الاول
دون الآخر او لتقول علی تفرقۃ التاویل فی حق المدخولۃ وغیرہا والتسویۃ فافہم
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲

بحر الرائق

قولہ واما انت واحدۃ فیحتمل ۔ اقول انت تعلم ان التقریر الثانی جار فیہما ایضا
فلا وجوب ۱۲

قولہ وہو ظاہر فی الاولین ۔ لان المقدر فیہا صیغۃ اسم الفاعل کما مر ودون الم

ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی۔۲

قولہ فالمصدر وان کان مذکورا بذکر صفتہ - الذی ہو صالحہ لنیۃ الثلث دون الوحدۃ المحض ۱۲

قولہ علی الواحد فیصح - ای عدم صحۃ نیۃ الکبری ۱۲

قولہ رفعا ونصبا فیحتاجون الی الفرق - وہو ظاہرہ وجوب الدرہم کملا ۱۲

قولہ منتقضا او مضمرا - وہو ظاہرہ وجوب الدرہم الا دانقا ۱۲

قولہ علی ما فی المحیط لست لی بامرأۃ - اقول الی ہنا انتہت الامثلۃ وما بعدہا فروع علیحدۃ فان الاولین لا ذکر فیہما للطلاق والثالث یقع بہ البائن مع ذکر الطلاق فلا یرد ما اورد علیہ العلامۃ المحشی رحمہ اللہ تعالٰی بل الحق ان الذکر اندبہ الاعم من الملفوظ والمضمر والمقتضی ولست لی بامرأۃ واخذانہا علی جہۃ الاقتضاء اذ لا اضمار ای لانی طلقتک ۱۲

قولہ بہم لان الصریح - یعلمہم ای فی کردم ۱۲

قولہ انت اجنبیۃ - بخلاف صرت اجنبیۃ حیث ینبغی الوقوع اذا نوی کما لو قال لست امرأتی لا یقع ولو قال صرت غیر امرأتی وقع تامل وراجع فان فی مسألۃ بامرأتی لست خلافا وستعرفہا عظیما ۱۲

قولہ کلا من المذاکرۃ والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردا فہو بنفسہ صلوحہ ذاک مثبت بقبول دعواہ عدم ارادۃ الطلاق ولا یحتاج فی ذلک الی مذاکرۃ او غضب فانہ اذا نیت فی جمیع الاحوال علم انہ لا یستند الی خصوص حال ۱۲

قولہ فی حالۃ الغضب - لا فی حالۃ المذاکرۃ لانہا لا تصلح ردا کما سیاتی عن الخانیۃ ۱۲

قولہ عند ابی یوسف بما یصلح للجواب - فلا لا یصدق فی المذاکرۃ کذا فی الغضب ۱۲

قولہ فقط وہی اعتدی واختاری وامرک - اقول ظہر بحمد اللہ بمراجعۃ کنایات الخانیۃ ان صلاحیۃ الشتم غیر معتبرۃ فی شیئ من الالفاظ عند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالٰی فکل ما یصلح للسب فہو عندہ کالصالح للجواب فقط ومذہب الامام ہو الذی اطبقت علیہ المتون وقد صرح ابو یوسف فی الاملاء فی ہذہ الخمسۃ انہ یصدق فی

حالۃ الغضب والمذاکرۃ وعند الامام خلافا لہ راجع الخانیۃ ۱۲

قولہ ولم یتعرض لہ - بلی قد تعرض لہ فانظر ج ۶ ۱۲

قولہ تصلح ہما حال الغضب - تصلح جوابا لا سبا لا لہ ردا ۱۲

قولہ او بنت منک - یصلح جوابا لا رداً ولا سبا ۱۲

قولہ او سبیلک - الذی فی الخانیۃ سیبتک ۱۲

قولہ او انت بائنۃ - الذی فی نسختی الخانیۃ سائبۃ ۱۲

قولہ وظاہرہ انہ لا اعتبار بنیۃ الطلاق فی الکنایات البوائن - اقول فی ہذا الظاہر خفاء فان الامام الشافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول ان الواقع بالکنایات رجعی لانہا کنایات عن الطلاق ولذا یشترط فیہا نیۃ الطلاق وینقص بہا عددہ فاذا نوی بانت بائن الطلاق فکانہ قال انت طالق فیکون رجعیا فاجاب عنہ فی الہدایۃ بانہا لیست کنایات عن الطلاق بل عوامل بحقائقہا لان مفاد مثل انت بائن معلوم وہو قطع الوصلۃ غیر ان الخفاء فی المتعلق ای وصلۃ النکاح او غیرہ فاذا نوی الاول فقد نوی حقیقتہ - کلامہ وکان معناہ قطعت وصلۃ النکاح التی معنیا لا شتراط نیۃ تعیین احد نوعی البینونۃ ای ان ینوی قطع وصلۃ النکاح باحدی البینونتین والا شتراط ان ینوی الطلاق فانہ اذا نوی قطع النکاح بانت وان لم ینو الطلاق ثم الطلاق یثبت لزوما واقطع النکاح من دون الفسخ لا یکون الا بہ ولا جل ہذا ینقص عدد الطلاق ہذا معنٰی کلام الہدایۃ واین فیہ انہ لا اعتبار لنیۃ الطلاق حتی لو قال انت بائن ناویا بہ الطلاق لم تطلق مالم ینو الابانۃ بل حق انہما ہہنا متلازمان فکما ابان فقد طلق کلما طلق بما یفید الابانۃ فقد ابان وانما اراد الشیخ ان انت بائن بمعنٰی قطعت وصلۃ النکاح لا بمعنٰی انت طالق حتی یکون رجعیا کما یقول الامام المطلبی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہذا

ما ظهر لی والله تعالیٰ اعلم ۱۲ ولیس المراد بقوله تعیین احد النوعین انه شرط بحیث
لو لم تعیین احدہما لغا الا تری الی قوله بعده وعند عدم النیة یثبت الادنی فالمراد
ما ذکرنا ان الشرط انه تعیین المتعلق ای ینوی الہندیة من النکاح لا من
حجر الرشد ۱۲

قوله وقوله صدقت فی جواب - کذا فی الہندیة عن الخانیة ۱۲

قوله کما فی البدائع - اقول والعجب ان الہندیة تنقل عن البدائع مثل ما
یاتی عن المحیط فی مسئلة السؤال حیث قال لو قال لامرأته لست لی بامرأة
فقال لا فان قال اردت به الکذب یصدق فی الرضاء والغضب جمیعا ولا یقع
الطلاق وان قال نویت الطلاق یقع فی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ وان
قال لم اتزوجک ونوی الطلاق لا یقع بالاجماع بدائع ۱۲

قوله ففی ہذه الالفاظ - الجنسیة الاخیرة ۱۲

قوله ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا - ای ما تعین له کلم اتزوجک
او لم یکن بیننا نکاح ۱۲

قوله بل یکون جحودا - فانه یقع عند الامام اذا نوی ۱۲

قوله اذا نوی - عند الامام کما ہو ظاہر وکذا عندہما ایضا فیما یظہر لی فانہم لم یقیدوا مسألة
لم یبق نکاح بیننا بقول الامام وحده ۱۲

قوله وما عداه فالصحیح - ومنه لا نکاح بیننا حیث یحتمل الجحود والنفی فی الحال ۱۲

قوله لکونه من الکنایات - ای ما تعین له کقوله لم یبق بیننا نکاح ۱۲

قوله ہذه الکنایة رجعی - فیه ہنا لا تنفی دلالة الحال ۱۲

قوله لو قال ما انت لی بزوجة - لانه یصلح للرد او والشتم ایضا ۱۲

قوله لقیام القرینة المتقدمة علی انه - کالثانیة التی لا یصلح لرده لا شتم ۱۲

صفحہ قولہ قال ان اجاب نفیس من تصدی — صوابہ صحیح بالصاد کما فی جامع الفصولین وہو من فصول العمادی بالمراد عماد الدین صاحب الفصول ۱۲

قولہ وقد بحث فیہ فی جامع الفصولین — اقول انما بحث فی الدلیل وقرار الحکم بوجہ آخر فراجعہ صـ ۱۲

صحۃ الخالق ص قولہ تعلیق الطلاق — سیاتی آخر صـ ان مع التوکیل بالطلاق معنی التعلیل من وجہ لا من وجہ آخر ۱۲

قولہ الا ان یجاب بان ہذا — اقول یکان کیف لا ینافی اذا سلم انہ تعلیق و انما الجواب ما اشترط الیہ انہ توکیل من وجہ وتعلیق من وجہ فلا جلی الاول یشترط العقل ابتداء ولاجل الثانی تصحہ طلاقہ فی السکر ونقول صحتہ فی سکرہ لان التوکیل تقدم مقام المؤکل ولو طلق ہو فی سکرہ وقع فکذا نائبہ ۱۲

بحر الرائق ص قولہ ولذا قال فی عمدۃ الفتاوی — اقول لیس محل لذا بل محل لکن کما لا یخفی ۱۲

ص قولہ والتعریف بالاسم والنسب کالتعریف — ای ولا یکون الا فی الغائب فان تعریف الحاضر بالاشارۃ ۱۲

قولہ بالاشارۃ فلو قال فلانۃ بنت فلان فلا بد من صریح الشرط ولا یکفی معناہ ۱۲

ص قولہ والجواب ان تعریف الحاضر بالاشارۃ والغائب — حاصل الجواب ما قدمناہ ان ہذا لیس تعریفا بالاسم لانہ لا یکون الا فی الغائب ۱۲

ص قولہ لو قال سکران لآخر ان لم اکن عبد الک فامرأتہ — اقول فرض المسألۃ فی السکران لانہ لا یفید منہ ارادۃ حقیقۃ الرق اما غیرہ فالظاہر انہ لا یرید الا المجاز فاذا لم تقع منہ بغیرہ اولی ۱۲

ص قولہ بخلاف النکاح — لعدم المصادمۃ فیہ ۱۲

قولہ لیس بقبول علی الصحیح المختار — بل ایجاب یحتاج الی قبول الزوج لان قول
الزوج کان مساومۃ الا ان اراد بہ التحقیق فیکون ایجابا فقولہا قبولا ۱۲

۴ قولہ حتی یثبت ان کان حاضرا — حرمان الحرمۃ یثبت فی حقہا فلا یحل لہا التمکین قال فی
البزازیۃ الخامس الاستحسان شہد عندہا عدلان ان زوجہا طلقہا ثلثا
یثبت حرمۃ فی حقہا بلا حکم اھ ۱۲

قولہ وفی البزازیۃ — فی الفصل التاسع عن الطلاق فی الحظر والاباحۃ ۱۲

۵ قولہ وبہ یفتی لانہ زنا — مثلہ فی البزازیۃ ۱۲

۶ قولہ حل لہا التزوج من غیر تفریق ونحوہ — اقول لم یجزم بہ ہناک انما نقلہ
عن فتح القدیر بحثا وجعلہ خلاف الظاہر من کلامہم ثم بحث الفتح مبنی علی قیاس
نقل من الکتابی قدمہ الشارح فی الخلوۃ ص۱۲۶ وجعلہ ایضا خلاف ظاہر کلامہم
فکیف یجزم بہ ہنا ویحیلہ علی ما تقدم ۱۲

۷ قولہ من وقت النکاح الثانی وفی البدائع — لم ارہ فیہا ص۲۱۳ ولا نقلہ فی الہندیۃ
عنہا ص۳۰۵ بل ہذا التنسیق متروک فیہا کما ہو متروک فی الخانیۃ ولذا احتاج الشیخ فیہ
الی البحث کما مر ص۲۶۱ وقد وافق بحثہ نص الامام الحاکم الشہید فی الکافی کما ذکر المحشی نحوہ ۱۲

قولہ انہ للثانی والنکاح جائز — ہذا فی البدائع فیما اذا جاءت بہ لاکثر من سنتین
منذ طلقہا الاول او مات ولستۃ اشہر تزوجہا الثانی فانتسبہ
علیہ کما تشہد بہ سلسلۃ الکلام المذکور فی البدائع والمنقول فی ہذا الکتاب ۱۲

قولہ لان اقدامہا علی التزوج — قال فی البزازیۃ من نوع فی المحلل الاقدام علی النکاح
اقرار بمضی العدۃ لان العدۃ حق الاول والنکاح حق الثانی ولا یجتمعان فدل
الاقدام علی المضی بخلاف المطلقۃ — قلنا اذا تزوجت بالاول بعد مدۃ ثم قالت
تزوجت بک قبل نکاح الثانی صحت لایکون اقدامہا دلیلا علی اصابۃ الثانی

والنكاح اهـ ١٢ وفي البدائع فصل في بيان ما يعرف به انقضاء العدة جملة
نوعين قولا وفعلا وبين القول ثم قال اما الفعل فنحو ان تتزوج بزوج آخر بعد
ما مضت مدة تنقضي في مثلها العدة حتى لو قالت لم تنقض عدتي لم تصدق لا
في حق الزوج الاول ولا في حق الزوج الثاني جائز لان اقدامها على التزوج
بعد مضي مدة يحتمل الانقضاء في مثلها دليل الانقضاء والله تعالى الموفق اهـ اقول
ولا يشتبه فيما ذكره البحر لانه مفروض فيما اتت به لاقل من سنتين منذ طلق الاول
وستة اشهر فصاعدا انه تزوجها الثاني فيمكن ان تاتي به لسبعة اشهر منذ طلقت
فلا يكون بين طلاقها ونكاحها الا شهر ولا يمكن انقضاء العدة فيه نعم هو صحيح
فيما ذكره فيه ملك العلماء ان تاتي به لاكثر من سنتين منذ طلقت وستة اشهر
فصاعدا منذ تزوجت فظهر ولله الحمد انه يسبق النظر من صورة الى اخرى ١٢

ص ٢٦ قوله عشرة دراهم — لان الواجب فيه سد الخلة ١٢

ص ٢٧ قوله شفقة عليهن — اقول اي شفقة عليهن الى التكفيل اذا كان اسقاطه نعمة الخالق
بيده انما التكفيل لا حل الاشتياق وهل هو الا اخذه التكفيل على ان لا
يطلقها بخلاف الموت فافهم ١٢

قوله دون الطلاق يحكم بلا ريب — اقول اراد رحمه الله ان الموت عارض
سماوي ليس بيده بخلاف الطلاق فانتفى الفرق وطاحت دعوى الحكم ١٢
قوله بمعنى جميع — اقول المعنى ان يبطل الجميع قضية موجبة لا سالبة وفيه
اسناد البطلان لكل شيء تصدق الموجبة الكلية ولا يفيد كون البطلان
في قوة السلب كقوله تعالى كل من عليها فان فان كل احد يعلم ان
فيه اسناد الفناء الى كل فرد فرد بخلاف قول البدائع لا يرد به من
سائر القوة فانها قضية سالبة وقد سلب خيار الرؤية عن الجميع

فقد صدق مجهولیا من البعض وہذا ظاہر ۱۲

قولہ الظاہر ان المراد بہا فتاوی سراج الدین – اقول جزم بہذا الظاہر فی الشرنبلالیۃ حیث عبارۃ البحر بالمعنی وابدل قولہ کما فی الفتاوی سراج الدین قارئ الہدایۃ وکتب بعدہ اھ علامۃ لانتہاء کلام البحر ۱۲

قولہ قال فی الذخیرۃ لو کان للاب – لا یجبر فی الانثی الا النفقۃ حتی فلیت صرح فی الفتح ان الاب لیس لہ ان یحمل بناتہ علی کسب بل یجب علیہ الانفاق ۱۲

قولہ اہل الغفلۃ کذا فی المجتبی – الظاہر انہ اہل الملۃ ای اہل الاسلام ثم رایت المحشی ذکر انہ اہل القبلۃ ۱۲

قولہ
اقول یظہر لی واللہ تعالی اعلم ان ہذا فی النائم والاول فی التفقان فانہ اذا سرق من المستیقظ ما علیہ لم یکن اخذہ خفیۃ فلم یکن سرقۃ بل اختلاسا بخلاف النائم ۱۲

قولہ وہو یجب منہ – اقول لا عجب فان ہناک صورتین الاولی سبیناہم وہجرنا من حملتم الی دار الاسلام وہم فی ارض عامرۃ والثانیۃ ان وقع ذلک وہم فی ارض عامرۃ ففی الثانیۃ نترکہم تحت ضرورۃ غیر قاصدین اہلاکہم بالجوع والعطش وفی الاولی نترکہم حیث کانوا ولا نخواہم الی ارض خربۃ لیموتوا جوعا وعطشا کما ہو مقتضی الامواجبۃ المحیط ۱۲

قولہ ولذا ہو احق حیث یتعلق – صوابہ اخف ای من الخلطی حیث یتعلق بنفس الخارج والخراج بالتمکن ۱۲

قولہ وقد اطال المحقق – والحمد للہ ہنا الفیا من المحقق ۱۲

قولہ لکن اتباعنا للمذہب واجب – وائمتنا کانوا اخشی واتقی منا واصدق باللہ ورسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

بحر الرائق

م ۳ قولہ آخر الانبیاء عند البعض۔ النقل عن البعض لا یوجب ان یکون الحکم عند البعض فقط وکلامہ فی الاشباہ اشبہ بالحق لا بل ہو الحق حیث یقول اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ فی الضروریات ۱۲

م ۳ قولہ وہو خطأ ویکفر بقولہ۔ کلا بل ہو الحق ولیس من لا یسلم حجۃ علی من یسلم ۱۲

م ۳۲ قولہ لم یذکر ما لو اشترطاہ للعاقد۔ اقول اطلاقہم یشمل ہذا ایضا فکیف یقال لم یذکرہ ۱۲ وبالجملۃ کلام المحشی رحمہ اللہ تعالٰی فی ہذا المحل غیر محرر ۱۲ — منحۃ الخالق

قولہ عدم الجواز من قول المحیط۔ اقول وباللہ التوفیق لیس المراد بالکثرۃ والقلۃ النسبیۃ بین حصصہما من الربح بل بین الربح وراس المال فمن شرط لہ الربح اکثر مما یقتضیہ راس مالہ فہو الاکثر ربحا وان کان اقل عددا کصاحب ثلث جعل لہ خمسۃ اجزاء من اثنی عشر جزءا من الربح وسبعۃ لصاحب الثلثین فصاحب الثلث ہو الاکثر ربحا وذلک لان الاصل کون الربح علی قدر راس المال فاذا زاد فتلک الزیادۃ ہی المحتاجۃ الی سبب للتفاضل بین الشریکین فعلم ان العامل منہما ہو الاکثر ربحا لان مالہ العشر وقد جعل لہ الثلث وذلک بازاء عملہ فیجوز بالاتفاق وللہ الحمد علی التوفیق ۱۲

قولہ بعشر الربح من تعبہ فی العمل۔ لا بل ثلث الربح علی الشرط کما علمت فلا اجحاف ۱۲

قولہ کان جائزا وان شرطا ان یکون الربح۔ ان کون الربح علی قدر راس المال ہو الاصل ولا نظر بعدہ الی عمل الاشیئ لان مقابلۃ العمل بشیئ انما یجب فی المضاربۃ او الاجارۃ وہذا شرکۃ لا تحتاج الیہ وان جاز فیہما باشتراطہ ۱۲

قولہ تأمل ہذا وقد ذکر الشارح الزیلعی۔ اقول ہذا کلہ مبنی علی ما فہم ولیس الامر کذلک لما علمت ولا منافاۃ بین کلامی المحیط والاصل اصلا وللہ الحمد ۱۲

قولہ فی ان اشتراط العمل علی الاکثر - اقول لاعذر فیہ للاشتراط اصلا فضلا عن کونہ صریحا فیہ ۱۲

قولہ مالا جائز وہو مخالف - اقول لاخلاف کما افادہ فی ردالمحتار من الشرکۃ ۳۳۵ وذلک لان کلام الاصل فی شرط العمل وکلام الزیلعی وحیث لم یشترط ۱۲

قولہ فہذا باطلاقہ - اقول نعم یشمل الجمیع بحکم فساد الشرط المذکور ولا یلزم منہ جواز شرط الربح نصفین مطلقا ولو شرط العمل علی الاکثر ما ہ ۱۲

قولہ یصح ذلک سواء عملا - ثم یصح اذا لم یشترط التفاوت فی العمل وجعل الاقل للاکثر عملا

قولہ او عمل احدہما متبرعا - ای یکون الحکم عند ذلک ہکذا ۱۲

قولہ علی ما اذا اشترطاہ علیہما - لیس کذا بل لا شرط فیہ للعمل علی احد کما افادہ فی ردالمحتار نعم یصح ہذا ایضا توفیقا ان لم یشرط الاکثر للاقل بالشرط ۱۲

قولہ الظاہر ما کتبناہ عن الاسعاف فی السادستہ - فانہ لم یجز شراء الدین والحصیر والحطب للمسجد بما وقف علیہ لبنائہ لانہا لیست من بنائہ وقد قدم التحریمیۃ عن الخانیۃ ان ما وقف علی المسجد للدہن لا یصرف علیہ الی غیر الدہن ولکن الشان ہہنا ما بیناہ علی ہامش ردالمحتار ص۳۰۵ ۱۲

قولہ وتوافق الشرطین من الواقفین - اقول کان المراد واللہ تعالٰی اعلم ان یکونا جمیعا وقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصیص وجہ اصلا حتی عم اصلاح او دفانہ ماذن یکون المعنی بجمیعہا ولا یلزم خلاف شرط احدہما بخلاف ما اذا اعینا جہۃ لا تشمل اصلاح اوقاف المسجد فکیف یخالف شرط الواقف وکیف یصرف وقف احدہما بریع الآخر مع انہ یحتمل ان تنوب الآخر نائبۃ فیتعطل بقلۃ رسومۃ لصرف مالہ الی غیرہ وہذا وان کان بالنظر الی المسجد سواء فلیس بالنظر الی الواقف کذلک

وانما رخصہ لبقاء وقف نفسہ لیجری علیہ ثوابہ لا ان یعطل وقفہ لاحیاء
وقف غیرہ ہذا ابعد ما وجدتہ وبہذا التوجیہ بحمد اللہ ظہر التوفیق وزال ما یأتی
للمحشی من التامل فیہ ولله الحمد ۱۲

ص[illegible] قولہ علی الرملی فی فتاواہ — فعلم رحمہ اللہ تعالیٰ بعدم جواز لاجنبی مع
حضور القریب مطلقا ولو لم یشترطہ الواقف ۱۲

ص[illegible] قولہ قلت وقد تقدم فی المسئلۃ السادس — قلت وقد قدمنا ثمہ ما یزیل
الحیرۃ ویوضح الامر بتوفیق اللہ تعالیٰ فانظر ص۳۳۲ ۱۲

بحر الرائق ص[illegible] قولہ ثم یبیع بناء المسجد لیتجر فیہ القوم — ہذا قول آخر وعلی الاول عامۃ
المعتمدات کالنوازل والتجنیس والخانیۃ وفتح القدیر وتہذیب الواقعات
ومحیط السرخسی والاسعاف وفتاوی الامام ہی وغیرہا وہذا نقلہ فی التاتار
خانیۃ من الامام الخجندی وکان التقیید بروایۃ ای لا للقول الاول وثانیا لہذا
تحذف الشارح الرموز وساقہما سوقا واحدا والمعتمد ہو الاول اذ علیہ
الاکثر لاسیما ولم یجزم بالآخر قائلہ حیث یقول ان شاء اللہ تعالیٰ ۱۲

قولہ فلا لانہ ما بنی لہ وان جاز فیہ — اقول تأملہ مع ما قدم قدس سرہ فی
الصلاۃ ص۴۳ ان المسجد ما بنی الا لہا ای للعبادۃ من صلاۃ واعتکاف وذکر
شرعی وتعلیم علم وتعلمہ وقراءۃ قرآن اھ ۱۲ وانظر ما قدمنا ثمہ من التوفیق و
باللہ التوفیق ۱۲

قولہ اذا کان باجر وینبغی ان یجوز بغیر اجر — الکلام باجر فیہا یجری لانہ صار
من اشغال الدنیا وان کان حسبۃ فلا فی اجتماع الصبیان من مظنۃ الاستخفاف ۱۲

ص[illegible] قولہ واذا رأی حشیش المسجد فرفعہ — صوابہ رمی ۱۲

ص[illegible] قولہ ما یذکرونہ لا من کلام المتقدمین — اقول لیس المراد ان لا یکون الا کلاما

مبتدأً بل الاول من رکنی العقد الا تری ان لو قیل لزید اتبیعنی عبدک ہذا
بالف فقال نعم یکون قولہ نعم ایجابا باسم کونہ جوابا لان کلام السائل کان
استیاما فیقدر نعم ہو اول کلام صدر انشاء العقد حتی لو لم یقل السائل
بعدہ قبلت لا ینعقد البیع والمسألۃ تاتی ج آخر ص٨٥ و اول ص٨٦ ١٢

ص٤٠ قولہ لا یکون بیعا — کانہ لعدم تعیین المبیع لان لحوم المواضع مختلفۃ ١٢

ص٤١ قولہ وکل یوم درہمین بعطیہ — لعل صوابہ وکل یومین بالتثنیۃ کما یعرف مما یاتی ١٢

ص٤٢ قولہ ہی علی المشتری — یاتی بالبسط فی ہذا او آخر الصفحۃ المقابلۃ ١٢

قولہ فالفا حقیقۃ — صوابہ حکما ١٢

ص٤٣ قولہ بالتخلیۃ وان کان منفصلۃ — ای فی البیع اما فی الہبۃ فلا ما لم یقطع ویسلم کما
فی رد المحتار عن التاتارخانیۃ عن الفتاوی عن محمد ١٢

قولہ من غیر تکلف — سیاتی انہ خلاف ظاہر الروایۃ الصحیحۃ ١٢

قولہ ان القبض فی العقار بالتخلیۃ — اقول لعل معناہ القبض الحقیقی لان العقار
لا ینقل فافہم ١٢

ص٤٤ قولہ لان تسلیم الفرس — فیہ ایجاز مخل وصوابہ ما ذکرت علی ہامش ص٦٩ ١٢

ص٤٧ قولہ وفی الولوالجیۃ اشتری عبدا — یاتی نظیر المسألۃ آخر الصفحۃ المقابلۃ عن الخانیۃ ١٢

قولہ ولعل الصحیح — یفید الجزم بہذا الترجیح ما یاتی آخر الصفحۃ المقابلۃ عن الخانیۃ ١٢

ص٥ قولہ یجوز فی الاجارۃ اشتراط الخیار اکثر فی
الثلثۃ ایام بعد العقد لا فی البیع ١٢

ص قولہ لا عقد فیہا کذلک ترد علی الکنز — وایضا لعدم الثمن فترد علی عبارۃ الہدایۃ بوجہین وعلی عبارۃ الکنز بوجہ واحد ١٢

قولہ بانہ یقال قام علی بکذا — الاولی یقول ای الغاصب ١٢

قوله من المشتري دراهم بدنانير لا يجوز ـ اقول عدم الجواز لا يخرجه عن ا
المرابحة فاسدة وشروط الصحة لا تذكر في الحد لخروجها عن الحقيقة كما في البيع ۱۲

قوله من الدراهم او من الدنانير ـ اقول بها في المرابحة جنس واحد ۱۲

منحة الخالق ج ۲ ص ۷

قوله يستلزم مبيعا وكون مقابله ثمنا مطلقا مقيد ـ معنى العبارة خطاء المراد ان
البيع يستلزم مبيعا ومقابله بالثمن المطلق تقيد كونه مبيعا مطلقا كما في رد المحتار
والنقدان اثمان ۱۲

قوله منقل وقوله او بمثله ـ سقط الجواب عن الثاني ۱۲

بحر الرائق

قوله بما يتعين يعين ما قام عليه او بمثله او برقمه ـ قوله بما يتعين هكذا في النسخة
بالباء وهو مفاد قول المحشي قوله بما يتعين متعلق بملكه وقد يؤيده ما يأتي للشارح
في الصفحة المقابلة في بيان العوض انه لابد من التقييد المعين اقول
وهو خطاء ظاهر والابطلت المرابحة في جميع البيوع المطلقة لان العوض فيها يكون
ثمنا لا يتعين ولا قائل به احد ويرد عليه عندي ان الباء في قوله بما يتعين
من خطاء النساء وصوابه مما يتعين اي ما ملكه حال كونه مبيعا معينا ويؤيده قول
الدر يبيع ما ملكه من العروض اهـ فجعل العروض بيان ما ملكه لا ان يكون العوض متعينا
فانه باطل قطعا وحينئذ لا يرد عليه الافرع ذهب بذهب او فضة حيث صرحوا بعدم
جواز المرابحة وهو يشمل باطلاقه المصوغ المتعين المكن الجواب بان النقدين
وان تعينا فقبيما شبهة بعدم التعين لانها خلقا اثمانا كما في الهداية والشبهة
معتبرة في المرابحة لكن ترد عليه مسألة ذهب شري بدراهم او قلب فضة
بدينار حيث تجوز المرابحة فيهما كما في الهداية من الصرف فصل المرابحة فيه ۱۲

قوله حصة من الربح ـ لعل صوابه حصته والضمير الى المضارب او رب المال ۱۲

قوله بما يتعين ما لا يتعين كما قدمناه ـ اقول لكن بقي داخلا ما اذا اشترى

حيلة ذهب بآنية ذهب او بالعكس فان المصوغ مما يتعين مع انه قد صرح في
الذخيرة عن التاتارخانية ان في شراء اناء ذهب بذهب او فضة بفضة لا تجوز
المرابحة اصلا ويبقى خارجا اذا اشترى ذهبا بعشرة دراهم فباعه بربح درهم
فانه يجوز كما في الذخيرة عن الحاوي كلتا المسألتين في فصل المرابحة في الصرف
لكن هذا على ما وقع في هذا النسخة لفظة مما يتعين بالياء وصوابه عندي
مما يتعين ١٢

قوله كما ذكره الشارح — ممن لا تقبل شهادة له ١٢

قوله للاعتراض عن الصرف فانه — قدمنا آنفا انه منقوض طردا وعكسا لكن المراد
بالصرف ما فيه المشتري ثمن فينبغي فلا يجوز للمشتري ان يبيعه مرابحة لانه لا
يتعين فلم يثبت ان المبيع في المرابحة هو المشترى بالبيع الاول كما افاده في
الفتح والله تعالى اعلم ١٢

قوله كذا في البزازية — اي من قوله اذا اشترى لغيره كان ما اشتراه لنفسه
الى هنا مراجعة ليس فيها لفظ الفتح ١٢

قوله هذا الخلاف هكذا — آخر الفصل العاشر فيه كتاب البيوع ١٢

قوله وتعليق الوصية والوصاية جائز اهـ — اقول كيف تعليق الوصية مع انه تمليك
وكانه اراد الوصية بالشرط والراجح البزازية ما يأتي حشـ ولهذا به ان الهبة تجوز
تعليقها بالشرط ملائم نحو وهبتك على ان تقرضني كذا فقد جعل الهبة بالشرط
تعليقا ونقل بعده عن البزازية ايضا اطلاق التعليق عليه فهذا هو المراد ههنا ١٢

قوله اذا كانت كفالة — صوابه حوالة ١٢

قوله ولا يلزمه بيع الدار اهـ — اما ان باع لزمه الاداء من ثمنها راجع الذخيرة ١٢

قوله ومنها انها لا تمليك الا استخلاف — هذا خطأ اراه ناسخ وصوابه انه اي القاضي ١٢

ص۴ قوله وكيل القاضي او كاتبه او بعض — الذي في نسختي البزازية ولد القاضي الخ والحكم لا يختلف

قوله او ارتشى ولده او بعض — اي بعلم القاضي كما مر آنفا ۱۲

قوله لانه لما اخذ المال او ابنه — اي لا ينفذ قضاؤه ۱۲

ص۴ قوله واصلاح المهم — اقول بل هذا اذا كان مقررا عليه من جهة السلطان نيابة فيجب عليه بحكم الاجارة فافهم وانظر ما كتبت على ط حشـ ۱۲

قوله هو مستحق عليه حدا لرشوة ايضا — اي من الدين لا صلاح مهمه ۱۲

ص۴ قوله ولا يكتب خلف من لا يصلح وله — لا يكتب التصديق على فتوى من ليس باهل لها بل يضرب عليه بالخط ونحوه ان قدر ۱۲

ص۴ قوله وظاهره صحة سلطنة الكافر على المسلمين — اي وكفى ردا عليه قوله تعالى ولن يجعل الله للكفرين على المؤمنين سبيلا ۱۲

ص۴ قوله فيه جلوس الخصوم بين يدي القاضي ۱۲

ص۴۷ قوله لم يرد ان القاضي لا الا اذا كان القاضي ماذونا بالاستخلاف كما في الهندية عن المحيط ۱۲

قوله وفي المضمرات — نقلا عن التهذيب كما نقل عنها الرملي في حاشية جامع الفصولين ۱۲

قوله لجواب القياس المروي — اي في ظاهر الرواية ۱۲

ص۴ قوله في مجلس القاضي — صوابه ومجلس القاضي ۱۲

ص۴ قوله عدالة المدعي انه عدو — ان كان اللفظ هكذا ولا سقط فيه فالضمير في المدعي راجع الى الشخص وفي انه للام في المدعي اي عدالة الذي ادعى ذلك الشخص عليه انه عدوه والحاصل عدالة المدعى عليه ۱۲

ص۴ قوله ترجيح قول محمد — اقول قدم الامام قاضيخان قول ابي يوسف واخر في الهداية دليله فافاد ترجيحه ۱۲

قوله الا في مسئلتين وظاهر ما في الهداية — وقلت رحمك الله فكان ترجيحا لقول متجانب

ابی یوسف حیث لم یجعلہ للوکیل اذا اشتری بمال الموکل قلت قد علمت بان معنی الشراء بمالہ الاضافۃ الیٰ مالہ غیر ان ابا یوسف یقول بان النقد من مال الموکل ان النیۃ کانت لہ قال فی العنایۃ فی شرح قول الہدایۃ المذکور (ولان مع تصادقہما یحتمل) انہ کان نوی والاعہ ونسیہ (دفعا قلنا) یحکم النقد (حمل حالہ علی الصلاح) لانہ اذا کان النقد من مال الموکل والشراء لہ کان غصبا کما فی حالۃ التکاذب اھ فعلم ان تحکیم النقد داخل فی اعتبار النیۃ والاستیعاب مثلہ فی ایجاز کلمۃ والله تعالیٰ اعلم ۱۲

ص [illegible] قولہ فمثل ہذہ الدعوی — اقول مملہ علی تقدیر تسلیمہ ان لسند ادانتہ الیٰ مدۃ تثبت علیہ الفقر من قبلہا استمرار الاجارۃ ان یحرب بالفقر والحاجۃ بعد ما اخرج ہذہ الاموال من یدہ ۱۲

ص [illegible] قولہ فخصہ منہ المدیون — صوابہ الدائن ۱۲

ص [illegible] قولہ وحاصلہ ان المدعی یدعی — صوابہ المدعی علیہ او المراد مدعی الرد وہو بعید ۱۲

ص [illegible] قولہ وفی القنیۃ لیس للقاضی ان یمنع ذی الید — لیس للقاضی منع ذی الید عن التصرف فی الضیعۃ وان طلبہ المدعی ۱۲

ص [illegible] قولہ وحضورہا فی المصر لصفۃ المرض — ای لا یستحلف اذا قال لی بینۃ حاضرۃ فی المصر مرض ۱۲

ص [illegible] قولہ ولان بین سببا صالحا — ای وانما یصح لہ ای للحمل ان بین الخ ۱۲

ص [illegible] قولہ وان لم یحکم بصحۃ الصلح اھ — ہذا خلاف المختار کما فی العقود الدریۃ قبیل کتاب المضاربۃ عن مجمع الفتاوی ۱۲ منحۃ الخالق

ص [illegible] قولہ کذا فی الخلاصۃ الخانیۃ — لفظہا ص۵ فی الفتاوی رجل وہب للصغیر بحر الرائق شیئا من المأکول یباح للوالدین ان یاکلا منہ کذا روی عن محمد رحمہ الله تعالیٰ اھ وجزم بہ فی البزازیۃ فقال وہب للصغیر من المأکول شیئا یباح

للوالدين ان يا کلا اھ ۱۲

منحۃ الخالق ص ٥٣ قولہ کبیرین او صغیرین ـ سیاتی الکلام علی ما لو کان صغیرین وانہ ینبغی فیہ الجواز عند الکل ۱۲

ص ٤٤ قولہ ومطلق الکراھۃ للتحریم ـ اقول دلالۃ نفی الاستحباب علی الکراھۃ عند عدم ثبوت الواسطۃ عقلا مسلم لکن کون مطلق لفظ الکراھۃ للتحریم کما بالبال یوجب ان یکون ھو المراد بالکراھۃ المدلول علیھا بنفی الاستحباب بنوع من الالتزام بل الحق ان لا یستحب لا یزید علی لا ینبغی وفیہ الظاھر ھو التنزیہ فلذا انما فالوجہ مع صاحب البحر وما ذکر بعدہ من الاستدلال بکلام الزیلعی والحدیث فلا یکرہ صاحب البحر بل ھو الذی ذکرھما وانما الکلام فی تعبیر المبسوط ۱۲

بحر الرائق ص ٣٤ قولہ وانہ ما طلب ولم یذکر فیہ خلافا ـ لعلہ تحرف من لا ای لا انہ ما طلب ای انما یحلف علی العلم لا علی البتات ۱۲

ص ٤٢ قولہ وعمن اشہد ـ لفظ التحلیس وغیرہ وعندی اشہد ۱۲

ص ٤٤ قولہ لانہ یرد علی صاحب الہدایۃ ـ کیف یرد علیہ مع انہ رحمہ اللہ تعالی قد صرح بان المراد بالاشہاد طلب المواثبۃ ۱۲

ص ٥٠ قولہ وانہ مخلوق رؤیتہ اللہ تعالی فی الآخرۃ ـ ہذا خطأ فاحش نسأل اللہ العفو العافیۃ بل المکتوب ھو الکلام القدیم الذی لیس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق القلم والمداد والقرطاس والکاتب الکتابۃ دون المکتوب کما افادہ سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ فی بیان عقیدتہ ۱۲

قولہ کالواحد من العشرۃ ـ المثال باطل تعالی اللہ عنہ ۱۲

ص ٥٣ قولہ ولا رای محشو القرآن الحشو غیر ملبوس ـ فی العبارۃ سقط وغلط وتصحیحا عبارۃ

الهداية ولا ارى بنواحي القز باسا لان الثوب ملبوس والحشو غير ملبوس اھ ١٢

٤ قوله من التملك وهو افضل - صوابه الهتك كما في نتائج الافكار ١٢

٤ قوله قدم فصل البيع من فصل الاكل والشرب - صوابه آخر وكانه اراد ان يقول
قدم تلك الفصول على فصل البيع ثم عدل واراد ان يقول آخر فصل البيع الخ
وقد كان كتب لفظة قدم فبقيت كما هي ونسى ان يبدلها بلفظة آخر وانتله
عبرنا ودمن الانسان ١٢

٤ قوله هو المذكور في الجامع الصغير - ليس كذا بل فيه ذكر المسجد الحرام خاصة ١٢
قوله وليس بقيد - اى بل يجوز للمستامن الفيا ١٢

٤ قوله والنساء بالقدود والذوائب - صوابه بالقرون كما في التبيين ١٢

٥ قوله امراة ماتة بالسوية - اى مختلفات والا فهو واضح كانت تموت عن بيع عشرات ولا عصبة ١٢

٥ قوله وكل واحد اولى من ولده وولد ولده اولى - تبع فيه العبارة الواقعة في بعض
نسخ السراجية من زيادات بعض الطلبة وقد صرحت الائمة ان لا محصل لها و
بينا ذلك على هامش الشريفة ١٢

٥ قوله الاب دام - صوابه ادام ١٢

قوله في ظاهر رواية اصحابنا - هذا غلط او هنا سقط ١٢

٥ قوله قلنا الخالة وولد ام الام - اقول لا تمشى اذا كانت الخالة اخت الام لاب
وانظر ما كتبنا في فتاوينا ١٢

منجانب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص ۴۹ قولہ فی آیۃ — اقول القرآن فی الذکر لا یستلزم القرآن فی الحکم ۱۲

ص ۵۰ قولہ وابو بکر العربی — ونقل المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر توجیہ توجیہہ ۱۲

ص ۲۲ قولہ وتعقبہ شارح — اقول بعد ذلک طالعت الحلیۃ فرایت ہذا الکلام بعینہ من اولہ الی آخرہ للعلامۃ الحلبی شارح المنیۃ محمد ابن امیر الحاج رحمہ اللہ تعالٰی فلعل ہذا الشارح المتاخر نقلہ عنہ من دون عزوہ والعلامۃ البحر ان الکلام للحلیۃ ۱۲

ص ۲۲ قولہ فی غایۃ الحسن والتحقیق — اقول وہو کما قال رحمہ اللہ تعالٰی والعبد الضعیف غفر اللہ تعالٰی اول ما طالع کلام الاتقانی رحمہ اللہ تعالٰی وقع فی قلبہ الجواب بما ذکر ہذا الشارح المتاخر رحمہ اللہ تعالٰی وان لکتۃ علی الباحث حتی تعدی انظر فرائتہ قد حقق ونقح ودقق واوضح وقد قامت الحجۃ علی الاتقانی فی کلام نفسہ حیث یقول فلو رجح الیہ لکان قلیل الثنی بنفسہ فہو ما نسد لکونہ مصادرۃ بل المصادرۃ الا تعلیل الثنی بنفسہ وما کان فسادہ الا لذلک فتعلیلہ بکونہ مصادرۃ تعلیل الیہ بنفسہ فافہم ۱۲

ص ۵۲ ~~قولہ وبما رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر — المقری والمنع بالکسر خشبۃ کما فی مجمع البحار ۱۲~~

قولہ عند مقراۃ لہ فقال عمر یا صاحب المقراۃ — المقری والمنع بالکسر خشبۃ کما فی مجمع البحار ۱۲

قولہ وبما رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر — اقول لم ارہ لابن ماجۃ ولا

بعينه انيكون فے الكتاب ہہنا سقط فان ابن ماجہ روى حديث
ہہنا يا حملت نے بطونہا ومنا ما غير طهور عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه
والحديث المذكور فے الكتاب عن ابن عمر خرجہ غيره فسقط قلم ناسخ ہذہ
النسخة ذكر حديث ابن ماجة وراويه وذكر محز حديث ابن عمر
والله تعالے اعلم اويكون ہذا الامر على السلامة الشارح رحمه الله تعالے
معزاه لابن ماجة وانما ىقصة اخرى نعم غفظ المرفوع متعارف
زبان ملعلمہ من ہذا من فے الاشتباه ويؤيده انه فيما سياتى لم يتكلم الا
الثلثة المذكورة وبالجملة فلامن

والله سبحٰنه وتعالے اعلم ۱۲

ص ۱۰ قوله ويجب ان يسأله ويسأله — ولا يجوز له ان يتيمم قبل السوال ۱۲
قوله قبل ان يتيمم قبل ان يسأله عنه — فهذا نف ما عن المعراج ۱۲
[illegible] قوله لا الفعل لانه مأمور — سياتى الكلام فيه ص ۱۶۹ ۱۲
[illegible] قوله من احبار ه انتهى — فانه رضى الله تعالے عنه كان به ستر الاذان والاقامة
بنفسه كما فى الشامية ۱۲
[illegible] قوله من الذبيحة ببعض البلاد — فرقة من الشيعة وهم يعطونه ما
جمعهم بلادنا ويزيدون كلمات آخر يليق ذكرها خذلهم الله تعالے ۱۲
[illegible] قوله الا ان يقال ان مراده ان القبل — اقول هذا هو متعين فے المراد ولا
يفهم منه ما تقدم اصلا ولا يتوقف عليه الجواب كما لا يخفى ۱۲
[illegible] قوله وهكذا فى المحيط والبدائع — الاشارة الى حكم الاستحسان اذ هو
المذكور فے محيط الرضوى كما فے البدائع كما نقل نصهما فے الحلية لا الى السرد
الے محمد ۱۲

منجانب

ص قولہ وفی النقایۃ عن بعض الائمۃ — لعلہ فی الخانیۃ او فی القنیۃ فلعلہما نقل فی الحلیۃ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲

ص قولہ وامامۃ عتبان — وکان رضی اللہ تعالٰی عنہ بصیرا ۱۲

قولہ فی الصحیحین — من حدیث محمود بن الربیع الانصاری ۱۲

قولہ فی صحیح ابن حبان واما الکراہۃ — اقول بل ہو عند احمد وابی داود عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ۱۲

ص۵۲ قولہ ولکن التعلیم لیس بعمل کثیر وانہ تلاوۃ حقیقۃ — اقول الفتح کلام والکلام یفسد قلیلا کان او کثیرا ولذا تفسد بالفتح علی غیر امامہ ولو صح ہذا الکلام لزم عدم الفساد فیہ ایضا بحر بانہ فیہ من غیر فرق فالحق ان اسقاط الفساد فی الفتح علی الامام انما ہو معلل بالحاجۃ والنص ۱۲ ثم رأیت بعد اسطر ما سری من قولہ لانہ لما اعتبر کلاما جعل لفتہ قاطعا الخ فہذا عین ما ذکرتہ ولہ الحمد وقد ذکرنا طرفا من الکلام فی ہذا المرام علی ہامش الحلیۃ والہندیۃ ۱۲

ص۵۳ قولہ فسدت عندہما — ای عند الطرفین خلافا للثانی رحمہ اللہ تعالٰی ۱۲

قولہ سبحان اللہ قبل لا تفسد عن الکرخی — اقول لا یبعد حملہ علی ما اذا لم یستتم قائما فانہ لفسد حتی نقام فی ہذا القبیل دون صاحبہ فسدت صلاتہ بمعنی اراد القیام کما فی قولہ تعالٰی اذا قمتم الی الصلٰوۃ وفی روایۃ الکرخی علی حقیقتہ وانما احتیج الی ذکرہ بخصوصہ لانہ کان لمتوہم ان یتوہم عدم جوازہ مطلقا کما ہو ظاہر لفظ البدائع حیث قال لا یسبح للامام اذا قام الی الاخریین ولم یفصل ووجہ التوہم ان المقتدی لا یطلع علی قیام الامام بفورہ بل تیاخر ولو قلیلا کما ہو معلوم مشاہد فمنہ ذلک یسبح فلا ینبہ الامام لفور ما بدأ بحرف التسبیح بل تیا آخر ولو لحظۃ والقیام من السجود لا یقتضی مکثا بل

بتحقیق نے ادنے المجات فرحا لا سنۃ الامام تسبیحۃ الاحید ما فات وقت
السجود لا سیما وھو لا یذکر بمجرد النیۃ بل کثیرا ما یحتاج الی شئ من التامل
فالسیا والاعرا ظہر علی قول من یقول بعدم جواز السجود اذا قرب الی القیام
کما ھو مختار صاحب بدائع وغیرہ من جلۃ المشائخ رحمہم اللہ تعالی فما نظر
الی ھذہ عسی ان یتوہم کونہ عبثا مطلقا فیحکم بفساد الصلاۃ علی الاطلاق
فلذا مست الحاجۃ الی التصریح بعدم الافساد وانما الکلام فی التسبیح
بما بعد القیام ای فور الاستقلال الیہ
فافہم والرسبحنہ وتعالی اعلم ۱۲

قولہ من الکرخی — اقول والدلیل معہ کما لا یخفی ۱۲

قولہ عند محمد رحمہ اللہ تعالی — ای عند الطرفین کما ھو معروف من مذہبہما بتغیر الذکر بتغیر النیۃ خلافا لابی یوسف فان ما کان بالصیغۃ ذکرا لا یتحول بالنیۃ فیہ عندہ ۱۲

ص ۷ قولہ یکرہ ان یصلی متشددا والوسط قلت
ھذا یجیئ البندیۃ فقد صرح فیہا بالندب الی شد المنطقۃ فافہم و
قد جاء فی الحدیث النہی عن الصلاۃ بلا حزام ۱۲

ص ۷ قولہ وان صلی فی ازار واحد یجوز — الظاہر من ھذا القول کراہۃ التنزیہ
فافہم ۱۲

ص ۷ قولہ لیس بمشروع — قلت والقعود بعد الرکوع اشد منہ فی عدم المشروعیۃ فانہ غیر مشروع
فلیکف لفرض المشروع دلیغب تحت المیزاب ۱۲

ص ۷ قولہ ولا تطول القراءۃ — بل یخفف اشد ما یکون من التخفیف کما ہو المأثور ۱۲

ص ۷ قولہ افضل من الصلاۃ — ولکن صرح علی القاری وغیرہ انہا ملحقۃ باصل السجود فی الشرف
اقول وھو الاظہر جاء من سنۃ فضلہا الرضا رضیہ وحیا حبیبہ علیہ الصلاۃ والسلام ۱۲

فانہ غیر مشروع للاول وصفا محرز الفساد